إِنَّ أَحَادِيثَنَا تُحْيِيْ قُلُوبَ شِيعَتِنَا

بیشک ہماری حدیثیں ہمارے شیعوں کے (مردہ) دلوں کو زندہ کرتی ہیں

نوادر الاحادیث

ترتیب و پیشکش

سیّد محمد علی حسینی بلتستانی

مسئول جامعۃ الزہراءؑ

شعبہ نشرو اشاعت

زہراءؑ اکیڈمی (ٹرسٹ) سکردو بلتستان

جامعۃ الزہراءؑ رضویہ سوسائٹی کراچی

کتاب کی شناخت

نام کتاب	نوادر الاحادیث جلد اول
ترتیب و پیشکش	سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی
ترجمہ	سید محمد علی حسینی
طبع اول	ایک ہزار
سال طبع	۲۰۰۰ء
کمپوزنگ	کومپیکٹ سروسز بمبئی ہوٹل کراچی
ملنے کا پتہ	حسن علی بک ڈپو کھارادر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانہ عقیدت

میں اس وعدہ الٰہی کی امید پر وما تقدموا لانفسکم تجدوہ عند اللہ "اور جو نیک عمل اپنی ذات کے لئے (اپنی زندگی میں) آگے بھیجوگے اس کو (قیامت کے دن) خدا کے ہاں صلہ میں بزرگتر پاؤ گے"۔

اور صادق آل محمد علیہم السلام کے اس قول کے بھروسے پر الراویۃ لحدیثنا یبث فی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد (بحار ج۲۔ ص۱۴۵) "ہماری احادیث کثرت سے نقل وبیان کرنے والا، لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ سے کام لینے والا۔ ان کے ذریعے ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

زیر نظر کتاب نہایت اخلاص اور پاکیزگی عقیدت کے ساتھ منجی عالم بشریت یادگار نبوت وامامت حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ہدیہ کرتا ہوں۔

تاکہ آپ کی شفاعت وتوسل کی برکت سے منتظرین امام زمانہ کے لئے یہ کتاب ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور اس حقیر سراپا تقصیر اور والدین کے واسطے اور تمام افراد خاندان کے لئے باقیات الصالحات اور ثواب جاریہ کا مصداق قرار پائے۔

ملتمس الدعاء

بندۂ خدا

فہرست

گفتار مقدم

از قلم

علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ العالی

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید محمد علی حسینیؒ مدظلہ العالی کی ذات والا صفات ہمارے علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور نہ صرف ہمارے ملک کے اندر رہنے والے علمائے کرام کے درمیان آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، بلکہ نجف اشرف اور قم مقدسہ کے بزرگ مجتہدین کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کے نزدیک بھی نہایت وثوق و اعتماد کی حامل شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

آپ نے سرزمین بلتستان پر جامعہ محمدیہ، جامعہ مصطفویہ، مدرسہ صادقیہ اور زہرا اکیڈمی اسکردو کے علاوہ کراچی میں تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جامعۃ الزہراؑ، طلبہ کے لئے جامعۃ السبطین (ابی سینیا لائن)، جامعہ آل اطہار ملیر، نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور درس اخلاق کے لئے مکتب اہلبیتؑ رضویہ سوسائٹی کی تاسیس فرمائی۔

اسی کے ساتھ آپ کو دینی و مذہبی کتابوں کے نشر و اشاعت کا بھی بہت احساس ہے، کیونکہ اچھی کتاب نہ صرف یہ کہ ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لئے ذہنی غذا فراہم کرتی ہے، بلکہ ایک علمی سرمایہ ثابت ہوتی ہے، جس سے نسلاً بعد نسل، بنی نوع انسان کسب فیض کرتے رہتے ہیں اور عربی زبان کا مشہور و معروف مقولہ بھی ہے کہ، خیر جلیس فی الزمان کتاب۔

(زمانہ میں سب سے اچھا ساتھی، کتاب ہے)

چنانچہ مولانائے موصوف، اپنے ادارہ جامعۃ الزہراء کے زیر اہتمام متعدد کتابیں چھپوا چکے ہیں اور ان کتابوں نے مومنین کرام اور قارئین عظام سے سند قبولیت حاصل کی ہے۔

خاص طور سے عالم اسلام کے جلیل القدر دینی رہنما آیت اللہ حضرت آقائے سید عبدالحسین دستغیب علیہ الرحمہ کی نگارشات میں سے ایک اہم تالیف "گناہان کبیرہ" کے ترجمہ اور طباعت کو آپ نے نہایت محنت کے ساتھ خوبصورت انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا، جس میں تقویٰ کی عظمت اور اس کے حصول کے اسباب، اس کے دنیاوی و اخروی فوائد و نتائج بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک جامع اور مقبول عام و خاص کتاب ہے، جو اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی میں بھی چھپ چکی ہے۔

زیر نظر کتاب "نوادر الاحادیث" بھی آپ کی قلمی خدمات کا ایک منفرد اور حسین شاہکار ہے، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے ان ارشادات کو صحیح عربی متن اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا، جن میں دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اعداد و شمار کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

جس طرح سے کہ عالم اسلام کے نہایت بلند و مرتبہ فقیہ و محدث حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب "خصال" میں اہلبیت طاہرین

علیہم السلام کے ارشادات گرامی کو اعدا و شمار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

مثلاً : " وہ دو باتیں جن میں دنیا و آخرت کی سعادت پوشیدہ ہے۔ " "وہ تین باتیں جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہیں " اور اسی طرح دوسری احادیث جو اعداد کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم مولانائے موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ طولِ حیات عطا فرمائے اور آپ کی ان گرانقدر خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین رب العالمین۔ والسلام۔

الاحقر

سید رضی جعفر نقوی۔ کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ لاسیما" سیدھم وخاتمھم ابی القاسم محمد وعلی الہ الطیبین الطاھرین واللعن علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما یتحدث بہ و یخبر' اما بمعنی جدید ضد القدیم۔ (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں' جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل کلام یبلغ الانسان من جھتہ السمع اوالوحی فی یقظتہ او منامہ یقال لہ الحدیث۔ (مفردات راغب' ص ۱۱۰)

ہر وہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ لاسیما" سیدھم وخاتمھم ابی القاسم محمد وعلی الہ الطیبین الطاھرین واللعن علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما یتحدث بہ و یخبر' اما بمعنی جدید ضد القدیم۔ (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں' جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل کلام یبلغ الانسان من جھتہ السمع اوالوحی فی یقظتہ او منامہ یقال لہ الحدیث۔ (مفردات راغب' ص ۱۱۰)

ہر وہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے

کے افق سے وحی الٰہی اور دین اسلام چہار سمت سے اپنی نورانی کرنیں بکھیرنے لگا۔ ایسے میں مرکز نور یعنی رسالت کے اردگرد فرمان الٰہی نازل ہوا۔

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر آیت ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں (آئین زندگی) دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو" یعنی امر و نہی الٰہی کا محور اپنے رسولؐ کا قول قرار دیا۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (سورہ نجم آیت ۳ و ۴)

"اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے اس کا قول وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے مزید ارشاد ہوا۔

لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنتہ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر (سورہ

"تمہارے واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کا کردار و گفتار اور زندگی) بہترین نمونہ عمل ہے (یہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں"۔

اصحاب رسولؑ کی نظر میں حدیث کی اہمیت

ان آیات کی روشنی میں مہاجرین وانصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں سراپا گوش بن کر ان کے اقوال وفرامین غور سے سنتے، حفظ کرتے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے لگے اور اگر کوئی مجلس میں حاضر نہ ہوپاتا تو حاضرین اپنے دوست واحباب کو آپ کے اقوال وفرامین نہایت احترام اور احتیاط سے حرف بہ حرف نقل کرنے کے بعد عمل کی تلقین بھی کرتے تھے۔

بعض اصحاب جانوروں کی ہڈیوں، کھالوں اور درخت کے چھلکوں پر لکھ کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔ شوق وعقیدت اور جذبہ ایمان کا یہ عالم تھا کہ ایک حدیث سننے، لکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے دور دراز شہروں سے چل کر مدینہ آتے تھے۔ اور لسان وحی سے سنتے تھے یا مدینہ کے کسی باشندے کو پتہ چلتا کہ شام، مصر، یمن اور ایران میں فلاں آدمی کے پاس فلاں حدیث موجود ہے تو وہ سامان سفر باندھ کر اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جاتے تھے اور اپنے تمام امکانات قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ مفہوم حدیث پر عملاً کام کرنے کے بعد اس حدیث شریف کو اپنے کفن کے اندر رکھنے کے لئے وصیت کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں چند اہم

احادیث پیش خدمت ہے۔

۱۔ شد رحال رجل من فسطاط مصر الی المدینتہ لیاخذ حدیث غدیر خم عن زید بن ارقم۔ (سفینتہ البحار، ص۲۲۹)

ایک آدمی نے مملکت مصر سے مدینہ منورہ تک (کوسوں دور کا سفر) صرف اس لئے طے کیا تاکہ زید بن ارقم سے "غدیر خم" کی حدیث حاصل کر لے۔

۲۔ عن جابر بن عبداللہ رحمتہ اللہ قال، بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فابتعت بعیرا فشددت علیہ رحلی ثم سرت الیہ شہرا، حتی قدمت الشام، فاذا عبداللہ بن انیس الانصاری فاتیت منزلہ، فقلت حدیث بلغنی عنک انک سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔ (سفینتہ البحار، ج ۱۔ ص ۲۳۰)

جابر بن عبداللہ (انصاری) کہتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس موجود ہے پس میں نے ایک اونٹ خرید لیا اور سفر سامان باندھ کر اونٹ پر سوار ہوا اور ایک مہینہ کا سفر طے کر کے مملکت شام پہنچا اور وہاں عبداللہ ابن انیس انصاری سے ملاقات کی، اور کہا میں

نے سنا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے۔ (حدیث سننے اور لکھنے کے بعد فوراً مدینہ واپس چلاگیا)

۳۔ نقل ایضا عن عطاء ان ابا ایوب رحل الی عقبتہ بن عامر فلما قدم مصرا" اخبرواعقبتہ فخرج الیہ قال حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لم یبق احد سمعہ غیرک۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول من ستر مومنا علی خزیتہ ستر اللہ علیہ یوم القیامتہ قال فاتی ابو ایوب راحلتہ فرکبھا وانصرف الی الملینتہ وماحل رحلہ۔ (سفینتہ البحارج ا۔ ص ۲۳۰)

ابو ایوب (مدینہ سے) مصر تک عقبہ بن عامر سے ملنے کے لئے گئے جب مصر پہنچے تو لوگوں نے ابوایوب کی آمد کی خبر سنائی تو استقبال کے لئے گھر سے باہر نکلے۔ ابوایوب نے کہا تم نے ایک ایسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ اب تمہارے سوا اور کوئی زندہ نہیں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو عقبہ نے کہا ہاں سن لو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرمارہے تھے جو شخص کسی مومن کے عیب یا گناہ پر پردہ ڈالے تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ راوی کہتا ہے جیسے ہی ابوایوب نے یہ روایت عقبہ بن عامر سے سنی اسی وقت اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور سامان سفر سواری سے نہیں اتارا۔

۴۔ اجتماع جماعتہ کثیرۃ علی ابی سعید الخدری لاخذ الحدیث عنہ فی عام الحرۃ۔ (سفینتہ البحار، ص۲۲۹)

سال حرہ کے دوران (حرہ ایک مشہور تاریخی حادثہ ہے کہ یزید لعین کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں قتل عام کیا) تمام جانی خطرے کے باوجود ابی سعید خدری علیہ الرحمتہ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لئے سال بھر لوگوں کا بڑا اجتماع رہا۔

حدیث آل محمدؐ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر

خاندان عصمت وطہارت کے ماہ منور حضرت امام رضا علیہ السلام جب طوس (مشہد مقدس) تشریف لے جاتے ہوئے شہر نیشاپور سے گزر رہے تھے تو عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع نے آپ کو گھیر لیا ان میں سے ابو ذرعہ اور محمد بن اسلم طوسی (جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے حافظ تھے) نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے امام عالی مقام، اے فرزند امام، اے یادگار نبوت آپ کو آپ کے پاک وپاکیزہ آباؤ اجداد کا واسطہ اپنے چہرہ مبارک کی ایک جھلک تو دکھادیں۔

اور اپنے بزرگوں کی ایک حدیث تو ہمیں سنادیں۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کی سواری روک دی جائے۔ واقر عیون المسلمین بطلعتہ المبارکتہ المیونت فکانت ذواہتاہ کذواہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔ جب کجاوہ سے وہ پردہ ہٹایا گیا تو درخشاں آفتاب کی مانند نورانی چہرہ دیکھ کر مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند دونوں زلفیں دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور مجمع فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر گریہ وزاری کررہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گریبان چاک کرلئے تھے اور بہت سے بے ہوش ہوکر زمین پر گرپڑے بعض لوگ حضرت کی سواری کی لگام و زین تھامے ہوئے تھے۔

الغرض لوگوں کا اژدہام شور گریہ اور اضطراب قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ راوی کہتا ہے الی ان انتصف النہار وجرت الدموع کاالانہار' وسکنت الاصوات' وصاحت الائمتہ' والقضاۃ' معاشر الناس اسمعوا وعوا" ولا توذوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فی عترتہ وانصتوا۔ شہرنیشاپور کی پوری آبادی صبح سے زوال تک ایک عجیب انقلاب کی حالت سے گزررہی تھی، عاشقان آل محمد علیہم السلام کی آنکھوں سے نہروں کی طرح

آنسو جاری تھے یہاں تک کہ روتے روتے تھک کر سب خاموش ہوگئے۔

ایسے میں وہاں موجود علماء کرام روساء قوم اور قاضیوں نے آواز دی اے دوستداران آل محمد علیہم السلام خاموشی اختیار کرو۔ کلام امامؑ غور سے سنو اور حفظ کرو۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض نہ کرو بالکل خاموش رہو۔

بالاخر بہ مشکل تمام سکوت طاری ہونے پر حدیث "سلسلہ ذھبیہ" ارشاد فرمائی۔

۵-۶- سلسلہ ذہبیّہ کی دو حدیث

پہلی حدیث

حدثنا احمد بن الحسن القطان قال' حدثنا عبدالرحمان ابن محمد الحسینی' قال حدثنی محمد بن ابراھیم بن محمد الفرازی' قال حدثنی عبداللہ بن بحر الاھوازی' قال حدثنی الحسن بن محمد بن جمھور قال' حدثنی ابوالحسن بن علی بن عمر قال' حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسی بن جعفر' عن جعفر بن محمد' عن محمد بن علی' عن علی بن الحسین عن حسین بن علی' عن علی بن ابی طالب' عن النبیؐ عن

جبرئیل، عن میکائیل، عن اسرافیل، عن اللوح، عن القلم قال، یقول اللہ عزوجل ولایتہ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔ (عیون اخبار الرضاؑ ص ۳۱۸ چھاپ قدیم)

احمد بن قطان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان فرزند محمد حسینی سے یہ حدیث سنی، اس نے کہا میں نے محمد بن ابراہیم فرزند محمد فرازی سے سنی، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ فرزند بحراحوازی سے سنی، انہوں نے کہا میں نے حسن بن علی محمد فرزند جمہور سے سنی، انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن فرزند علی بن عمر سے سنی، انہوں نے کہا میں نے علی فرزند بلال سے، انہوں نے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر(علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت جعفر (صادق علیہ السلام) سے، انہوں نے امام محمد (باقر علیہ السلام) انہوں نے علی بن الحسین (امام سجاد علیہ السلام) سے، انہوں نے حضرت حسین بن علی (علیہ السلام) سے، انہوں نے علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے، انہوں نے میکائیل سے، انہوں نے اسرافیل سے، انہوں نے لوح سے، اور لوح قلم سے اور قلم نے خداوند عزوجل سے فرماتے ہوئے سنا ولایت (محبت و سرپرستی) علی بن ابی طالب میرا قلعہ ہے۔ جو کوئی اس قلعے میں داخل ہوا۔ اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

دوسری حدیث

جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور شہر سے باہر نکل رہے تھے ایسے میں "اصحاب حدیث" کا ایک گروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کی، اے فرزند رسول (ص) ایک حدیث سنائیے تاکہ ہم اس سے فیض حاصل کرسکیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے عماری سے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا

۷- سمعت ابی موسی بن جعفر یعقول، سمعت ابی محمد بن علی یقول، سمعت ابی علی بن الحسین یقول، سعت ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول، سمعت جبرئیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن د خل فی حصنی امن من عذابی۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ کے زبان مبارک سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے محمد بن علیؑ سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا، انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا، اور انہوں نے جبرائیلؑ سے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے۔ جو کوئی میرے قلعے میں داخل ہوا

اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

راوی کہتا ہے وعدوا من المحابر اربع وعشرون الفا" سوی الدوی ۔ یعنی جب لوگوں کا شمار کیا جانے لگا تو معلوم ہوا صرف قلمدان اٹھا کر لکھنے والے کاتب چوبیس ہزار افراد تھے۔ ایسے کاتبوں کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے ہاتھ میں پنسل اور قلم تھے۔

فخرالمحدثین الحاج آقا شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب منتھی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۴ پر احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کے ایک عظیم قدردان کا واقعہ نقل کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ذکر کردیا جائے۔

شیخ عباس قمی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ استاد معظم ابوالقاسم قشیری نے فرمایا جب حدیث "سلسلہ ذہبیہ" کی اہمیت اور فضیلت ایک سامانی بادشاہ نے سنی تو اسے سونے کے پانی سے لکھنے کا حکم دیا اور یہ وصیت کردی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ چنانچہ جب بادشاہ انتقال کرگیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ خداوند مہربان نے مجھے لا الہ الا اللہ پڑھنے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ رکھنے اور اس حدیث کو احتراماً سونے کے پانی سے لکھنے کی بناء پر خلعت مغفرت سے نوازا ہے۔

حدیث کی اہمیت حضرت زہراؑ کی نظر میں

۸۔ روی ابوجعفر الطبری فی الدلائل مسندا عن ابی مسعود قال' جاء رجل الی فاطمۃ' فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ ھل ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عندک شیئا فطوقینہ' فقالت یا جاریۃ ھات تلک الجریدۃ' فطلتبھا فلم تجدہ' فقالت ویلک اطلبیھا فانھا تعدل عندی حسنا" وحسینا"۔ فطلبتھا فاذا ھی قداقمتھا فی قمامتھا' فاذا فیھا قال محمد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیس من المومنین من لم یامن جارہ بوائقہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذی جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او یسکت' ان اللہ تعالی یحب الخیر' الحلیم' المتعفف' ویبغض الفاحش البذاء السائل الملحف ان الحیاء من الایمان' والایمان فی الجنۃ و ان الفحش والبذاء فی النار۔ (سفینۃ البحار' ج۔۱' ص۲۲۹' باب حدث)

ابو جعفر طبری نے اپنی کتاب دلائل میں ابن مسعود سے یہ روایت

نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے دختر گرامی رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے والد بزرگوار نے (ترکہ کے طور پر) کوئی چیز (آپ کے لئے) چھوڑی ہے؟ اور آپ نے اس کو محفوظ رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو برائے مہربانی تحفہ کے طور پر مرحمت فرمائیں۔

حضرت زہراء علیہا السلام نے اپنی کنیز (فضہ) کو حکم دیا کہ فلاں کاپی میرے پاس لے آؤ۔ کنیز نے تلاش کیا مگر نہیں ملا تو آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر جلدی سے تلاش کرو۔ (اس کاپی میں ایسی احادیث موجود ہیں) میری نظر میں ان کی قدر و قیمت حسنؑ اور حسینؑ کے برابر ہے۔

کنیز نے نہایت دقت سے تلاش کیا تو دیکھا کہ اس نے زبالہ دان میں پھینک دی تھی تو اس کاپی میں ایک حدیث لکھی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص مومنین میں سے نہیں جس کی شرارتوں اور کرتوت سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں۔

جو کوئی خدا اور روز آخرت پر عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو (اپنی گفتار و کردار سے تکلیف نہیں پہنچاتا) اور جو کوئی خدا اور روز آخرت کا معتقد ہے اسے زبان سے اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک عمل بجا لانے والے ملنسار، پاک

دامن، بندے کو دوست رکھتا ہے۔ اور بدزبان فحش گو، اور تکرار کے ساتھ بھیگ مانگنے والے سے دشمنی رکھتا ہے۔ بے شک حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور اہل ایمان کا ابدی مقام بہشت ہے۔ فحش گو اور بدکلام کا ٹھکانا آتش جہنم ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ آل محمد علیہم السلام کی نظر میں حدیث کی کس قدر اہمیت اور قدر وقیمت ہے۔ دیکھئے حضرت زہراء علیہا السلام ایک حدیث کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے برابر سمجھتی ہیں اور گمشدہ حدیث حاصل کرنے تک پریشان رہیں۔

درحقیقت خاندان نبوت وامامت کے کلمات واحادیث کتاب خدا کی تفسیر وتشریح اور نچوڑ ہیں۔ ان احادیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بنی نوع انسان چلنے پھرنے، جاگنے سونے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات وسکنات، تعلیم وتربیت، تمدن وثقافت غرض دینوی واخروی زندگی کے آئین واصول سیکھ سکتے ہیں۔

ہم احادیث اور فرمودات آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں قرآن مجید سے احکام الٰہی اخذ کرتے ہیں۔ ورنہ عام انسان کی محدود عقل وفکر اور قلیل علم وفہم لامحدود پروردگار کے کلام کی گہرائیوں اور بلندیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن مجتبٰی علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم تورات،

زبور اور انجیل میں ودیعت فرمائے پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے۔ قرآن مجید کی عظمت اور شان کے بارے میں ذرا سرسری نظر سے غور کریں۔ **لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا**" ۔ "اگر تمام انسان اور جنات (اجتماعی قوت سے) اس بات پر اکھٹا ہوں کہ قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لا سکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں"۔ دوسری جگہ فرمایا **فیہ تبیان لکلشی** "قرآن میں تمام اشیاء (کائنات) کا بیان ہے"۔ **قال ابن عباس لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ**۔ اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں وہ بھی قرآن مجید میں تلاش کرلوں گا۔

جب قرآن مجید عام انسانوں کی فہم وادراک سے بالاتر ہے تو اس کے محکمات ومتشابہات ظواہر وبواطن' حلال وحرام' تفسیر وتاویل سمجھنے کے لئے ہم ان ذوات مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے سینے اسرار ورموز الہیہ کا گنجینہ' ان کا گھر وحی والہام کا سرچشمہ اور علم وحکمت کا شہر ہیں' ان ہستیوں کا معلم و مربی خود رب العالمین ہے ان کے اقوال وافعال ہمارے لئے حجت اور نمونہ عمل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم احادیث آل محمد علیہم السلام کا دل وجان سے

احترام کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا دنیوی اور آخروی زندگی بنانے کے لئے لازم اور خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔

فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت

۹۔ عن عبد السلام بن صالح الهروی قال' سمعت ابا الحسن الرضا یقول رحم الله عبدا احیا امرنا فقلت له فکیف یحی امرکم؟ قال علیه السلام تیعلم علومنا ویعلمها الناس' فان الناس لوعلموا محاسن کلامنا لا تبعونا۔

(عیون اخبار الرضا طبع قدیم ص ۲۰۲ معانی الاخبار' ص ۱۸۰)

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر (احادیث و سنن) کو زندہ کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے امر کو کس طرح زندہ کرسکتے ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارے علوم خود سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے۔ یقیناً اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن وخوبی اور حقائق کا علم ہوجائے تو وہ ہماری پیروی پر ضرور آمادہ ہوجائیں گے۔

۱۰۔ عن حنان بن سدیر' قال سمعت ابا عبدالله یقول من حفظ عنا اربعین حدیثا" من احادیثنا فی الحلال

والحرام بعثہ اللہ یوم القیامتہ فقیہا" عالما" ولم یعذبہ۔
(الخصال، ج۲۔ ص۴۴۲)

حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو کوئی ہماری احادیث میں سے چالیس احادیث جو کہ حلال وحرام سے متعلق ہوں یاد کرلے تو اللہ تعالٰی قیامت کے دن اسے عالم فقیہ کی حالت میں محشور کرے گا اور اس پر عذاب بھی نہ ہوگا۔

۱۱۔ من تعلم حدیثین ینتفع بہما نفسہ او یعلمہما غیرہ فینتفع بہما ماکان خیرا" لہ من عبادۃ ستین سنتہ۔ (میزان الحکمت، ج۲۔ ص۲۸۹)

جو کوئی دو حدیثیں سیکھ لے (ان پر عمل کرے) اور اپنے لئے فائدہ حاصل کرے یا دوسروں کو سکھا کر انہیں فائدہ پہنچائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن بن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ والہ قال، من حفظ من امتی اربعین حدیثا من السنتہ کنت لہ شفیعا" یوم القیامتہ۔ (الخصال ج۲۔ ص۴۴۲)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری امت میں سے چالیس احادیث میری سنت سے یاد کرلے تو روز قیامت میں اس کی

شفاعت کروں گا۔

۱۲۔ تذاکروا و تلاقوا، وتحدثوا فان الحدیث جلاء للقوب، وان القلوب لترین کما یرین السیف، وجلائہ الحدیث۔ (اصول کافی، ص۴۱)

تم ایک دوسرے سے ملاقات کرکے احادیث کا مذاکرہ اور مباحثہ کرو۔ یقیناً احادیث دلوں میں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کو گناہ کی آلودگی سے اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو۔ چنانچہ زنگ دور کرنے کے لئے صیقل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلوں کا صیقل حدیث (اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

۱۳۔ عن الفضیل بن یسار قال، قال لی ابو جعفر علیہ السلام، یا فضیل ان حدیثنا یحیی القلوب۔ (زبدۃ الاحادیث بحوالہ الخصال، ص۷)

فضیل بن یسار کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے فضیل اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کردیتی ہیں۔

۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من ادی حدیثا یقام بہ سنتہ و ثیلم بہ بدعتہ فلہ الجنتہ۔ (بحار۔ ج۲۔ ص۱۵۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان ایک ایسی حدیث میری امت تک پہنچادے جس سے ایک اسلامی سنت زندہ ہوجائے یا کوئی بدعت ختم ہوجائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۱۵۔ مالک بن انس الاصبحی المدنی احدی الائمۃ الاربعۃ السنیۃ صاحب الموطا احدی الصحاح الستۃ، انہ کان یعظم الحدیث حتی قبل، انہ کان لایحدث الا ممتکنا" علی طھارۃ، جالسا" علی صدر فراشہ بوقار وھیبۃ، وکان یکرہ ان یحدث علی الطریق، اوقائما" او مستعجلا"۔ (سفینۃ البحار ص ۵۵۰ مادۃ ملک)

مالک بن انس اصبحی مدنی اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک شمار کئے جاتے ہیں وہ کتاب موطا کے مصنف ہیں اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہوتی ہے۔ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واحترام کے پیش نظر اسے چومتے تھے۔ اس سے پہلے وہ وضو کرکے اپنے فرش کے صدر نشین جگہ پر نہایت ہیبت اور وقار کے ساتھ آرام سے بیٹھے بغیر احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ وہ راستہ چلتے، کھڑی حالت میں یا عجلت میں حدیث سنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار

نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمائے۔

۱۶۔ یا نبی اعرف منازل الشیعتہ علی قدر روایتھم وسعرفتھم' فان المعرفتہ ھی الدرایتہ للروایتہ' وبالدریاتہ للروایات یعلو المومن الی اقصی درجات الایمان۔ (بحار الانوار ج۲۔ص ۸۴)

اے میرے فرزند! شیعوں کی قدر ومنزلت کی پہچان ان کے (سینوں میں محفوظ) روایات واحادیث سے اور ان کی شناخت حصول معرف سے کیا کرو اور یقیناً روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت ہے اور روایات کے مفہوم ومطالب سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند ترین مقامات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

۱۷۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث تدری خیر من الف (حدیث) ترویہ۔ (بحار الانوار ج۲۔ص۱۸۴۔ معانی الاخبار ص۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (معنی اور مطلب) سمجھنے کے ساتھ ایک ہی حدیث تیرے لئے کافی اور بہتر ہے بہ نسبت ایک ہزار احادیث کے جو (ناسمجھی کی حالت میں) بیان کرے۔

۱۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اللھم ارحم خلفائی ثلاثا' قیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال

الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی وسنتی' یحبون' یبلغون حدیثی وسنتی فیعلمونها الناس من بعدی اولئک رفقائی فی الجنۃ۔ (بحار ج۲۔ ص۱۴۴۔ وسائل الشیعۃ ج۱۸ ۔ص۶۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ تکرار کرتے ہوئے فرمایا "خدایا میرے خلفاء پر رحم فرما" حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ افراد ہیں جو میری (وفات کے) بعد پیدا ہوں گے۔ وہ میری احادیث اور سنت کو نقل کریں گے ان کو دل وجان سے دوست رکھیں گے لوگوں میں تبلیغ کریں گے اور ان کو تعلیم دینے کی کوشش کریں گے یہی لوگ جنت میں میرے رفقاء ہوں گے۔

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر مابقی ذالک العلم والحدیث۔ (کنزالعمال وعلم حدیث ص ۳۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرا ایک علم یا ایک حدیث تحریر کرے تو جب تک وہ علم یا حدیث اس دنیا میں باقی رہتی ہے بلا فاصلہ اجر وثواب اس کاتب کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں

گے۔

۲۰۔ عن معاویۃ بن عمار قال' قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل راویۃ لحدثیکم یبث ذالک الی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتکم' ولعل عابداً من شیعتکم لیست لہ ھذا الروایۃ' ایھما افضل؟ قال راویۃ لحدیثنا یبث فی الناس' ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد۔ (بحار انوار ج ۲۔ ص ۱۴۵)

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک آدمی آپ حضرات کی احادیث نقل و بیان کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان تبلیغ کرنا اہم ترین فریضہ سمجھتا ہے اور اس طرح کی کوششوں سے آپ کی شیعوں کے دلوں میں ایمان و مغفرت کی روشنی پیدا کرتا ہے لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شیعوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا کرتا ہے ان کے کردار و گفتار کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف آپ کے شیعوں میں سے ایک عبادت گزار ہے وہ عبادت میں مصروف رہتا ہے اور آپ کی احادیث اور تبلیغ احکام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اب بتایئے ان دونوں میں سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث نقل وبیان کرنے والا لوگوں کے درمیان

نشرواشاعت اور تبلیغ کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

محدّث کی عظمت اور احترام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

۲۱- ان المحدث بمنزلتہ رجل من الصدیقین' فینبغی لہ الاجتناب عما کرہ اللہ' خوفا" من اخذہ تعالی - (سفینتہ البحار' ج ۱' ص ۲۳۲' مادہ حدث)

یقیناً محدث کا درجہ گردہ صدیقین میں سے ایک کے برابر ہوتا ہے' اس لئے سزاوار ہے کہ اس کے خلاف ایسے اقدام کرنے سے پرہیز کرے جس میں خدا کی ناراضگی ہو۔ کہیں اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

۲۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث فی حلال و حرام تاخذہ من صادق خیر من الدنیا و ما فیھا من ذھب و فضتہ- (سفینتہ البحار' ص ۲۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' حلال و حرام سے متعلق ایک حدیث کسی سچے آدمی سے سننا تمام دنیا اور اس میں موجود مال و دولت بشمول سونا چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۳۔ احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب

قال أمیر المومنین علیہ السلام' اذا حدثتم بحدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان "حقا" فلکم' و ان کان کذبا" فعلیہ۔ (سفینۃ البحار ج ا۔ ص ۲۲۸)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی قسم کی حدیث کو نقل و بیان کرنے لگو تو جس سے تم نے سنا ہو (یا کسی کتاب میں دیکھا ہو) اس راوی کا حوالہ دو۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو تمہارا مطلب حاصل ہوا' اگر جھوٹ بولا ہے تو اس کا ذمہ دار خود راوی ہوگا۔

۲۴۔ عن محمد بن مسلم قال' قلت لابی عبداللہ اسمع الحدیث منک فازید وانقص' قال ان کنت ترید معانیہ فلا باس۔ (سفینۃ البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

محمد بن مسلم کہتے ہیں' میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے مولاؑ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں' پھر اسے بیان کرتے وقت کمی و زیادتی کر دیتا ہوں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا' اگر تم حدیث کے معانی اور اس کے مفاہیم کی تلاش میں ہو اور مطالب واضح کرنے کے سلسلے میں کم و زیادہ کرنا چاہتے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۵۔ عن ابی بصیر قال' قلت لابی عبداللہ علیہ السلم

قول اللہ جل ثناء و الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" قال ھو الرجل. یسمع الحدیث فیحدث بہ کما سمعہ لا یزید فیہ ولا ینقص۔ (سفینۃ البحار، ج ۱، ص ۲۲۸، مادہ حدیث)

ابی بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کلام الٰہی کے متعلق پوچھا۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

"(اے رسول) بشارت دو میرے ان بندوں کو جو ہر قول کو سنتے ہیں، پھر جو بھی بہترین کلام ہو، اس کی پیروی کرتے ہیں"۔

سائل کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حدیث کو سنتا ہے، پھر اس میں نہ کم کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اضافہ کرتا ہے۔ (جیسا سنا، ویسا ہی نقل کرتا ہے)

یہاں تک پچیس احادیث مستند کتابوں سے نقل کی گئیں جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

کاش ہمارے اندر وہ صفات، جذبات، فداکاری اور درد دین پیدا ہوجائے جو ہمارے آباؤاجداد اور بزرگوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے کے خوش قسمت لوگ احادیث اور کلمات آل محمد علیہم السلام سننے اور ان کو حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لئے اپنے تمام امکانات قربان کرنے پر

آمادہ تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا یہاں تک کہ حضرت زہراء طاہرہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار کی حدیث کو اپنی اولاد اور جگر کے ٹکڑوں کے برابر قرار دیا۔ اور جناب جابر انصاری ایک حدیث عبداللہ ابن انیس انصاری سے حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا راستہ طے کر کے مدینہ سے شام روانہ ہوئے......

غرض عصر حاضر کا صدر اسلام سے موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق صاف نظر آتا ہے۔ دیکھئے ہم دنیوی باتیں سننے اور خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لئے قیمتی چیزیں جیسے ریڈیو، رنگین ٹیلیویژن، وی سی آر، ریکارڈر، آڈیو ویڈیو کیسٹین، ناول کی کتابیں، مجلّے، اخبارات اور دوسرے تعیش و آرائش کے کتنے سامان و اسباب جن پر لاکھوں روپے خرچ کر کے فراہم کرتے ہیں پھر بھی جی نہیں بھرتا لیکن چالیس پچاس روپے ماہوار بچا کر خود اور اپنے گھر والوں کے لئے دینی کتابیں اور درس اخلاق کی کیسٹیں خریدنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں ایسی لاپروائیوں اور اہم دینی امور سے انحراف کا ذرہ بھر احساس بھی نہیں۔

عدم احساس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جہاں ایک عالم باعمل دس دن کے دروس اخلاق دیتا ہے تو بیسوں کتابوں سے مواد حاصل کر کے نہایت محنت و لگن سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بلا معاوضہ اپنی مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔ تو اس محلّے کے پانچ فیصد حضرات

احادیث واحکام سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے بلکہ العیاذ باللہ مجلس وعظ واحادیث سے فلمیں دیکھنے اور ڈرامے سننے کے اوقات ٹکراتے ہوں تو فلم اور ڈرامے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر لوگ صبح سویرے تلاوت قرآن اور تعقیبات کے بجائے نہایت دلچسپی سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور تعقیبات کے بعد اخبار پڑھنا بھی ضروری ہے چونکہ معصومؑ فرماتے ہیں **العاقل بصیر بزمانہ** یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے گردوپیش اور اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو۔

اختتام

مختصر یہ کہ قرآنی ارشادات کے مطابق بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض وغایت تزکیہ نفس، تہذیب اخلاق، تبلیغ احکام الٰہی اور علم وحکمت کی تعلیم ہے۔ ان اہم مقاصد کے حصول کا ذریعہ صرف خاندان نبوت وامامت کی احادیث ہے۔ بنابرایں انتھک کوششوں سے ایسی منتخب احادیث جو ہمارے معاشرے کی اصلاح اور عملی زندگی کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں اکتالیس مشہور ومستند کتابوں سے تلاش کرکے ان کے عربی متن عبارت اور حوالہ جات کے ساتھ نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ کرکے ناظرین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ اس کتاب شریف کا نام "نوادرالاحادیث" رکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس جلدوں پر مشتمل

کتابیں یکے بعد دیگرے عنقریب شائع کی جائیں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احادیث کی عربی عبارت ان کی تشریحات وتوضیحات جیسا کہ ماخذ کی کتابوں میں موجود ہیں کم وزیادہ کئے بغیر ہو بہو نقل کرکے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اہل زبان کی طرف سے تصحیح بھی ہوچکی ہے۔ اس لئے ناظرین محترم کی خدمت میں گزارش ہے کہ پھر بھی کہیں لغزش یا اشتباہ نظر آئے تو براہ راست ٹیلیفون یا تحریری طور پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس بارے میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں احب اخوانی الی من اھدی عیوبی الی میرے دوستوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب ونقائص چن چن کر ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کردے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات آل محمد علیہم السلام پر عمل کرنے اور دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ بحق محمد والہ الطیبین الطاہرین۔

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی

صلوات کی فضیلت

ان اللہ و ملآئکتہ یصلّون علی النبیؐ یا ،ایّھا الذین اٰمنوآ صلوا علیہ و سلّموا تسلیما" (سورۂ احزاب آیت ۵۶)

"بے شک اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے صاحبان ایمان! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ سلام کا حق ہے"۔

علامہ شہید ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "منیتہ المرید فی آداب المفید" کے صفحہ ۲۹۴ پر مذکورہ آیہ شریفہ کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ کچھ محروم و نادان لوگ پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام لکھنے کے بعد مکمل "صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" لکھنے کے بجائے اشارے کے طور پر "ص" یا "صلعم" لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ ترک اولٰی کے مترادف ہے اور قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

ناقص درود لکھنے والے کا ہاتھ کٹ گیا

اس سلسلے میں ایک عالم دین فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ "صلعم" لکھا تھا، اس کا ہاتھ بازو سے کٹ گیا۔

۱۔ درود لکھنے والے کاتب کو فرشتے دعا دیتے ہیں

"منیتہ المرید" ہی کے صفحہ ۲۹۵ پر آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ایک

حدیث ہے جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی تحریر میں (جہاں میرا ذکر ہو) درود و سلام لکھے تو جب تک اس تحریر میں صلوات باقی رہے گی، سارے آسمان کے فرشتے ہمیشہ خداوند عالم سے اس شخص کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ اللھم صل علیٰ محمد و ال محمد۔

۲۔ ایک مرتبہ درود پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے من صلی علی مرۃ لم یبق من الذنوب ذرۃ" "جو شخص مجھ پر (صرف) ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس کے ذمے ایک ذرہ بھی گناہ باقی نہیں رہے گا"۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

علامہ شہید ثانی علیہ الرحمہ اس بحث کے اختتام پر فرماتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسم شریف کے بولنے، سننے اور لکھنے کے موقع پر "صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" لکھنا چاہئے تاکہ آیہ شریفہ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوآ صلوا علیہ و سلّموا تسلیما" کے حکم خدا پر مکمل عمل ہو جائے۔

اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل بیت اطہار اور اصحاب کرام کے اسمائے گرامی تحریر کریں تو مخفف (ع) (ض) کے بجائے کاملاً "علیہ السلام" "رضی اللہ عنہ" اور "علیہ الرحمہ" وغیرہ لکھنا

چاہئے بلکہ علماء دین، مجتہدین، اہل فضل و تقویٰ کے ساتھ بھی مناسب کلمات لکھنا ضروری ہے۔

۳۔ زیادہ استغفار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکثر و الاستغفار فانہ یَجْلِبَ الرّزق

"کثرت سے استغفار کیا کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے"۔

۴۔ توبہ فوراً کرلینی چاہئے

قال الامام الصادق علیہ السلام یا ھشام لیس منا من لم یحاسبْ نفسَہُ فی کلِ یومٍ فاِنْ عمل حسنا" استزاد منہ و اِنْ عمل سیًّا" استغفر اللہ منہ و تاب الیہ (تحف العقول ص۴۶۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے ھشام جو شخص روزانہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یہ اس لئے ضروری ہے کہ) اگر اس نے (دن بھر) نیک اعمال انجام دیئے ہیں تو اس میں مزید اضافے کی کوشش کرے۔ اور اگر برے اعمال انجام دیئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور (فوری طور) توبہ کرلے۔

۵۔ دل میں استغفار کرنا بھی کافی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومن علم ان المعاقب علی الذنوب اللہ فقد استغفر و ان لم یحرک بہ لسانہ و قرأ وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء واللہ علی کل شی قدیر (تحف العقول ص۴۲۹)

"اور جس شخص کا دل جانتا ہے کہ گناہوں پر سزا دینے والا اللہ ہی ہے تو اگرچہ اس کی زبان حرکت میں نہ آئے اور استغفار نہ کرے تو بھی درحقیقت اس نے استغفار و توبہ کی ہے"۔ اس کے بعد آنحضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) "اگر اس چیز کو جو تمہارے دل میں ہے، اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، خدا ان سب چیزوں کا حساب لے گا، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے"۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۴)

۶۔ استغفار کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو

قال الامام علی علیہ السلام الاستغفار مع الاصرار ذنوب مُجدّدۃ (تحف العقول ص۳۵۰)

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بار بار گناہ کرنا

اور استغفار کرنا بجائے خود بار بار نئے گناہوں میں ملوث ہونے کے مترادف ہے۔

۷۔ توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟

و قیل لہ ما التوبہ النصوح ؟ فقال علیہ السلام ندم بالقلب و استغفار باللسان والعقد علی انْ لاّ یعُودَ (تحف العقول ص۲۳۲)

کسی نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے سوال کیا مولا توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا :

(ا) دل سے اپنے کئے ہوئے (برے عمل) پر پشیمان ہونا

(ب) اور زبان سے استغفار کرنا

(ج) اور اس بات کا عہد کرنا کہ آئندہ کبھی بھی اس گناہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

۸۔ میت کے لئے استغفار کیا کرو

مُرُوا اھالیکم بالقول الحسن عند المیت فان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما قبض ابوھا اشعرھا بنات ہاشم فقالت اترکوا الحِدادِ و علیکم بالدعاءِ (تحف العقول ص۱۱۰)

تم اپنے اہل خانہ کو حکم دو کہ مردے کے نزدیک اچھی باتیں کریں۔

جب حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی انتقال فرما گئے تو بنی ہاشم کی عورتیں عرب کے دور جاہلیت کے مانند آپ کے لئے ماتمی لباس لے کر آئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا دور جاہلیت (یعنی اپنے کسی عزیز و رشتہ دار کے غم میں سر کے بال کھولنا، چہرے کو نوچنا، بلند آواز سے چیخ چیخ کر رونا) کے رسم و رواج ترک کر دو۔ اس کے بجائے میت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا اور استغفار کرو۔

۹۔ والدین کی قبر پر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو

قال الامام علی علیہ السلام لیطلب الرجل الحاجۃ عند قبر ابیہ و اُمّہٖ بعد ما یدعوا لھما (تحف العقول ص ۱۰۸)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا انسان پہلے اپنے والدین کی قبر پر جاکر ان کے حق میں دعا اور طلب مغفرت کرے۔ پھر اس کے بعد اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔

انگوٹھی کی اقسام

انگوٹھی در حقیقت دو اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک تو دھات ہے جس

سے انگوٹھی یا چھلا وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ دوسرے نگینہ جسے انگوٹھی میں لگایا جاتا ہے۔ اب دھات کے اعتبار سے انگوٹھی کی چار معروف اقسام ہیں۔ سونا، چاندی، لوہا اور پیتل۔

سونا مرد کے لئے حرام ہے

انگوٹھی کی پہلی قسم یعنی سونے کی تو ہر مرد کے لئے مطلقاً" حرام ہے۔ بلکہ مرد کے لئے سونے کا کوئی بھی زیور پہننا بالکل حرام ہے۔ البتہ عورتیں سونے کی انگوٹھی و دیگر زیورات پہن سکتی ہیں۔

۱۰۔ چاندی کی انگوٹھی

انگوٹھی کی دوسری قسم یعنی چاندی کی ہر مرد بھی پہن سکتا ہے اور ہر عورت بھی۔ جبکہ آخر الذکر دو قسمیں لوہے اور پیتل کی انگوٹھی پہننے کو منع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک فرمان بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

لا تختموا بغیر الفضتہِ فان رسول اللہ قال ما طھّر اللہ یدا" فیھا خاتم حدید (تحف العقول ص ۱۰۳)

حضرت امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم چاندی کے سوا کسی اور دھات کی انگوٹھی نہ پہننا چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے

مخاطب ہو کر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو پاک نہیں کرتا (یعنی خیر و برکت نہیں دیتا) جس میں لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو۔

۱۱۔ انگوٹھی کس ہاتھ اور کس انگلی میں پہنے؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا شیعیان علی علیہ السلام کی علامت ہے۔ مستحب ہے کہ انگوٹھی انگشت شہادت اور اس کے برابر والی انگلی میں نہ پہنے۔ اس ضمن میں ایک حدیث ہے :

۱۲۔ یا علی لا تختم بالسّبّابَۃِ والوسطی فانہ کان یتختم قوم لوط فیھما ولا تعرالخنصر (تحف ص ۱۶)

"اے علی انگوٹھی کو انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نہ پہننا' چونکہ قوم لوط ان دونوں انگلیوں میں انگوٹھی پہنا کرتی تھی۔ اور چھوٹی انگلی کو بغیر انگوٹھی کے' خالی نہ رکھا کرو۔"

نگینوں کی اقسام

انگوٹھی میں لگانے کے لئے مختلف اقسام کے نگینے پائے جاتے ہیں مثلاً عقیق' فیروزہ' در نجف' یاقوت' نیلم' زمرد اور حدید وغیرہ۔

۱۳۔ عقیق کی فضیلت

عقیق کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً سرخ، زرد، سفید اور سبز وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ کس قسم کی انگوٹھی پہننا چاہئے۔ جبرئیل نے عرض کیا عقیق سرخ پہننا چاہئے۔

۱۴۔ عقیق کی تین اقسام زیادہ بہتر ہیں

۱۔ روایت میں ہے کہ بہشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گھر عقیق سرخ سے بنا ہوا ہے۔

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا گھر عقیق سفید سے بنا ہوا ہے۔ اور

۳۔ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا گھر عقیق زرد سے بنا ہوا ہے۔

شیعیان آل محمد علیہم السلام کو ان تین رنگ کے عقیق پہننے چاہئیں۔ جن سے بلائیں دور ہوتی ہیں، روزی زیادہ ہوتی ہے، دشمن دور رہتا ہے، ظالم کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور جن چیزوں سے انسان ڈرتا ہے، ان سے بے خوف رہتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ نماز باجماعت ادا کر رہا ہو تو اس شخص کی نماز چالیس درجے افضل ہے اس شخص کی نماز سے جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی نہ ہو۔

۱۵۔ اگر عقیق پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے بچ جاتا

سلیمان اعمش نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ چند سپاہی منصور عباسی کے گھر سے ایک آدمی کو کوڑے مارتے ہوئے باہر لے جا رہے تھے۔ امام نے دیکھا تو فرمایا اے سلیمان اعمش ذرا اس شخص کے ہاتھ میں دیکھو کہ کس قسم کی انگوٹھی ہے۔ سلیمان نے عرض کی فرزند رسول عقیق کی انگوٹھی تو نہیں ہے۔ امام نے فرمایا اگر عقیق کی انگوٹھی پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے محفوظ رہتا۔

۱۶۔ عقیق کی پانچ فضیلتیں

سلیمان اعمش نے کہا اے فرزند رسولؐ عقیق کے اور فضائل بیان فرمایئے۔ امام نے ارشاد فرمایا :

(۱) جس ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو وہ کٹ جانے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق ہو اور وہ اس کی بارگاہ میں بلند ہو۔

(۳) اللہ عقیق پہننے والے کو ہر بلا سے محفوظ رکھتا ہے۔

سلیمان نے کہا مزید ارشاد فرمایئے۔ امام نے فرمایا :

(۴) عقیق پہننے سے فقر و فاقہ اور دیگر پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

(۵) عقیق کی انگوٹھی کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے، اس ہزار رکعت سے جو بغیر عقیق کے پڑھی ہو۔

۱۷۔ صبح سویرے عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کو کسی اور چیز پر نگاہ کرنے سے پہلے اپنی عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے اور سورۂ قدر کی تلاوت کرے اور پھر یہ دعا پڑھے

امنت باللہ وحدہ لاشریک لہ و کفرت بالجبت والطاغوت و امنت بسرّ الِ محمد و علا نیتھم و ظاھرھم و باطنھم و اولھم و اخرھم ۔

تو خداوند عالم اس کو اس دن کی تمام برائیوں اور بلاؤں سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں یا زمین سے حادث ہوتی ہیں، محفوظ رکھتا ہے"۔

۱۸۔ فیروزہ کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں اس ہاتھ سے شرم محسوس کرتا ہوں جو دعاء کے لئے میری طرف بلند ہوتا ہے اور اس میں فیروزہ کی انگشتری ہو، پھر میں اس کو ناامید واپس کروں۔

۱۹۔ فیروزہ بینائی میں اضافہ کرتا ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

(۱) جس شخص نے فیروزہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو' وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(۲) فیروزہ قوت بینائی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۳) جس کے ہاتھ میں فیروزہ ہو اور وہ کسی کام کے لئے جائے تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔(اقتباس از حلیتہ المتقین)

۲۰۔ بہترین شخص کی نشاندہی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیارکم احسنکم اخلاقا" الذین یألفون و یوء لَفُونَ (تحف العقول ص۴۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔ ایسے افراد دوسروں سے اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں۔

۲۱۔ حسن خلق رزق میں اضافہ کرتا ہے

قال الامام الصادق علیہ السلام حسن الخلق من الدین و هو یزید فی الرزق (تحف العقول ص۴۳۴)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوش خلقی دین کا جز ہے اور اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۲۔ حسن خلق کی تعریف

سئل عن الصادق علیہ السلام ماحدّ حسن الخلق؟ قال تلین جانبک و تطیب کلامک و تلقی اخاک بشر حسن (من لایحضر، ج ۴، ص ۲۹۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ حسن اخلاق کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پہلو میں جو شخص ہے اس سے نرمی کے ساتھ پیش آنا، اس سے اچھی باتیں کرنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک خداوند تبارک و تعالیٰ نے تمہارے درمیان اس طرح سے اخلاق کو تقسیم کیا ہے جیسے تمہارے درمیان رزق کو تقسیم کیا ہے۔

۲۳۔ سب سے پہلے اچھے اخلاق میزان میں رکھے جائیں گے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اول ما یوضع فی المیزان الخلق الحسن (مواعظ عددیہ ص ۹)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا عمل جو عدل الٰہی کے ترازو میں رکھا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔

۲۴۔ اچھے اخلاق نصف زندگی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حسن المسئلتہِ نصف العلم والرفق نصف العیش (تحف العقول ص ۶۰)

"بہترین انداز میں سوال کرنا، نصف علم ہے اور خوش اخلاقی نصف زندگی ہے"۔

۲۵۔ معاشرے میں زندگی گزارنے کا طریقہ

و حسن مع جمیع الناس خلقک حتی اذا غبت عنهم حنّوا الیک، و اذا مِتَّ بکوا علیک، وقالوا انا للہ وانا الیہ راجعون، ولا تکن من الذین یقال عند موتهم الحمدللہ رب العالمین (من لایحضرہ ج ۴، ص ۲۷۷)

"بغیر امتیاز کے تمام لوگوں کے ساتھ بہترین اخلاق سے مل جل کر زندگی بسر کرو یہاں تک کہ اگر تم ان کے درمیان سے غائب رہو تو سب کے سب تمہارے مشتاق دیدار ہوں۔ اور تم مرجاؤ تو سب مل کر تمہاری جدائی پر گریہ کریں اور اظہار افسوس کرتے ہوئے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھیں۔ اور تم ان (بداخلاق شرپسند) لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جن کے مرنے پر لوگ (خوشی سے) "الحمدللہ رب العالمین" کہتے ہیں"۔

مومن کی تعریف اور اوصاف

۲۶۔ حقیقت ایمان

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یبلغ احدکم حقیقتہ الایمان حتی یحب ابعد الخلق منہ فی اللہ' و یبغض اقرب الخلق منہ فی اللہ (تحف ص ۴۲۹)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی انسان "حقیقت ایمان" کو نہیں پاسکتا۔ مگر یہ کہ سب سے زیادہ اجنبی شخص کو خدا کو خوشنودی کی خاطر دوست اور نزدیک ترین (رشتہ دار) شخص کو خدا کی رضایت کی خاطر دشمن رکھے۔ (جیسے جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اجنبی ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں بہترین دوست اور سب سے زیادہ محترم صحابی تھے۔ اس کے برعکس اپنے چچا ابولہب کو دشمن خدا سمجھتے تھے۔)

۲۷۔ کامل ترین مومن

قال الامام الصادق علیہ السلام یا ھشام' الغضب مفتاح الشر' واکمل المؤمنین ایمانا" احسنھم خلقا"' وان خالطتَ الناس' فان استطعتَ ان لاتخالطَ الناس احدا"

منهم الا من کانت یدک علیه العلیا' فافعل (تحف ص ۳۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام' غصہ شر و فساد کی کنجی ہے۔ اور مومنین میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ بہتر ہو۔ اگر تم لوگوں کے درمیان مل جل کر زندگی بسر کرنا چاہو تو مقدور بھر کوشش کرنا کہ تمہارا ہاتھ دوسروں کے ہاتھوں سے ہمیشہ بلند رہے یعنی محسن کی حیثیت سے ہمیشہ تمہارے ہاتھ اوپر اور مانگنے والے کے ہاتھ نیچے رہیں۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے الید العلیا خیر من الید السفلی "اوپر والا ہاتھ بہتر ہے بہ نسبت نیچے والے ہاتھ کے۔" (من لایحضر ص ۲۷۱)

۲۸۔ حقیقی مومن اور مہاجر کی تعریف

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاعلی المؤمن من امنہ المسلمون علی اموالھم و دمآئھم والمسلم من سلم المسلمون من یدہٖ و لسانہ والمھاجر من ھَجَرَ السّیّئات (من لایحضر' ج ۴' ص ۲۶۲)

یاعلی' مومن وہی ہے جس سے مسلمانوں کا مال اور خون محفوظ رہے۔ اور مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے

مسلمان سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں سے ہجرت (یعنی گناہوں کو ترک) کرے۔

۲۹۔ مؤمن تین چیزوں کا محتاج ہے

قال محمد بن علی الهادی علیه السلام' المؤمن من یحتاج الی توفیق من الله' و واعظ من نفسه' و قبول ممن ینصحه (تحف ص ۵۳۸)

حضرت امام محمد تقی الہادی علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن توفیق الٰہی' اپنے نفس کی تلقین و تنبیہہ اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت قبول کرنے کا محتاج ہوتا ہے۔

۳۰۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے

قال الصادق علیه السلام ضحکُ المومنِ تَبسّمٌ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے (نہ قہقہہ)۔

۳۱۔ مؤمن برا عمل نہیں کرتا' نہ معافی مانگتا ہے

قال الامام الحسن علیه السلام ایاک ما تعتذر منه فان المومن لا یسیٔ ولا یعتذر والمنافق کل یوم یسیٔ و یعتذرُ (تحف ص ۲۸۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ خبردار اس کام سے بچو جس کا انجام کسی سے معافی مانگنا ہو۔ کیونکہ مومن نہ برا عمل کرتا ہے اور نہ کسی سے معذرت کرتا ہے لیکن منافق ہر روز برا عمل انجام دیتا ہے اور ہر روز عذر خواہی بھی کرتا ہے۔

۳۲۔ مؤمن آرام اور وقار سے راستہ چلتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سرعتہُ المشیِ یذھب بھاۤءَ المؤمن (تحف ص۳۹)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیز رفتاری کے ساتھ راستہ طے کرنے سے مومن کا وقار ختم ہوجاتا ہے۔

وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم المشی المستعجل یذھب ببھاۤءِ المؤمن و یطفئی نورہ (تحف ص۴۳۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا' تیز راہ چلنا مومن کے وقار کو ختم کرتا ہے اور اس کا نور زائل کردیتا ہے۔

۳۳۔ گناہ کی تشہیر بھی بڑا گناہ ہے

قال الصادق علیہ السلام من اطلع من مؤمن علی ذنبٍ او سیئۃٍ فافشی ذالک علیہ ولم یکتمھا ولم یستغفرِ اللہ لہ کان عندَ اللہ کعا ملھا و علیہ وزر ذالک الذی افشاہ

علیہ' وکان مغفورا" لعاملھا (الاختصاص مفید ص ۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' جو کوئی کسی مومن کے گناہ یا بدکاری سے آگاہ ہو' وہ اسے چھپانے کے بجائے اور آشکار کرے' نیز خداوند عالم سے اس کے لئے طلب مغفرت نہ کرے' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ میں ملوث شخص کے برابر ہے اور تشہیر کا گناہ اس کے علاوہ ہوگا۔ اور اس کی تشہیر گناہگار کے لئے مغفرت کا باعث ہوگی۔

۳۴۔ مومن کی عیب گوئی گناہ کبیرہ ہے

قال الصادق علیہ السلام من عاب اخاہ بعیب فھو من اھل النار (الاختصاص ص ۲۴۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' جو کوئی اپنے برادر ایمانی کے عیب کو ظاہر کرے (دوسروں سے بیان کرے) تو وہ اہل جہنم میں سے ایک ہوگا۔

۳۵۔ مؤمن کو کھانا کھلانے کا ثواب

عن ربعی' عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' من اطعم اخاہُ فی اللہ کان لہ من الاجر مثل من اطعم فئاما" من الناس! قلت' جعلت فداک مالفئام من الناس؟ قال ماۃ الف من الناسِ (الاختصاص مفید ص ۳۰)

ربعی کہتا ہے کہ حضرت ابی عبداللہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو کوئی خداوند عالم کی خوشنودی کی خاطر اپنے برادر ایمانی کو کھانا کھلائے، تو خداوند کریم اس کو لوگوں میں سے ایک فئام (گروہ) کو کھانا کھلانے کا اجر رحمت فرماتا ہے۔

میں نے عرض کیا، فئام سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، ایک لاکھ انسان۔

۳۶۔ عظمت برادر مومن

قال الصادق علیہ السلام ایّما مؤمن اوصل الی اخیہ المؤمن معروفا" فقد اوصل الی رسول اللہ صلّیَ اللہ علیہ والہ وسلّم (اختصاص ص ۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، کوئی مرد مومن اپنے بھائی کے حق میں کسی قسم کی نیکی کرے تو یقیناً اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیکی کی ہے۔

۳۷۔ مومن اپنے برادر مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے

قال الامام الباقر علیہ السلام یجب للمؤمن علی المؤمن ان یستر علیہ سبعین کبیرۃ" (کافی ص ۱۲، ۱۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مؤمن پر لازم ہے کہ (اپنے برادر) مؤمن کے ستر بڑے گناہوں پر پردہ ڈالے (اور فاش نہ

کرے)۔

۳۸۔ مؤمن کا حق ادا کرنا بہترین عمل ہے

وقال الصادق علیہ السلام واللہ ما عبداللہ بِشیٍٔ افضل من اداۤءِ حق المؤمنِ، وقال واللہ ان المؤمن لاعظم حقا" من الکعبۃِ، وقال دعاۤء المؤمن للمؤمن یدفع عنہ البلاۤء، و یدرّ علیہِ الرزّق (الاختصاص ص ۲۸)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم کوئی ایسی بندگی نہیں جو مومن کی حق ادائی سے زیادہ افضل ہو۔ اور مزید ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں کہ کعبہ کی نسبت مومن کا حق بزرگ تر ہے۔ اور فرمایا، ایک مومن کی دعا کی برکت سے دوسرے مومن کی بلائیں دور ہو جاتی ہیں اور روزی ملنے کا سبب ہوتا ہے۔

۳۹۔ تقویٰ کی تعریف

قال صلّیَ اللہُ علیہ والہ وسلّمْ، لا یبلغ عبد ان یکون من المتقینَ، یدع مالاُباس بہ حذرا" لما بہٖ الباُسَ (تحف ص ۶۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کوئی بندہ اس وقت تک

تقویٰ و پرہیزگاری کے بلند مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کسی چیز کے بارے میں شک و شبہ ہونے پر اس چیز کو حرام کے خوف سے ترک نہ کردے۔

۴۰۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، کائنات کی ہر شئے اس سے ڈراتی ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من نقلہ اللہ من ذلّ المعاصی الی عزّ الطاعتہ اغناہُ اللہ بلا مالٍ واعزّہ بلا عشیرۃ، وانسَہُ بلا انیسٍ، ومن خاف اللہ اخافَ منہ کُلِّشَیٍٔ ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کلّشیٍٔ (تحف ص ۶۲)

حضرت رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خداوند عالم جس شخص کو گناہوں کی ذلت و خواری سے نکال کر اپنی اطاعت کی عزت و احترام کی طرف منتقل کرکے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اسے بغیر مال کے بے نیاز، بغیر قوم و قبیلے کے معزز اور بغیر انیس و دوست کے دل میں سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے۔ (یاد رکھو) جو شخص خدا سے ڈرتا ہے تو خدا تمام اشیائے کائنات کو اس سے ڈراتا ہے اور جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا تو وہ اس دنیا کی ہر چیز سے خوف محسوس کرتا ہے۔

۴۱- جناب امام حسن کو حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

انّی اوصیک یا حسن وجمیع ولدی واھل بیتی ومن بلغہ کتابی من المؤمنین بتقوی اللہ ربّکم' ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبلِ اللہِ جمیعا" وّلا تفرقوا' فانی سمعتُ رسول اللہِ یقول اصلاح ذاتِ البینِ افضل من عامّتہِ الصلوۃ والصومِ (تحف العقول ص ۲۱۵)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا' (اے میرے بیٹے) حسن! میں تمہیں اپنی تمام اولاد اور اہل خاندان اور ہر اس مومن کو جس تک یہ وصیت نامہ پہنچے' وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے تقویٰ اختیار کرو- ایسا نہ ہو کہ غیر اسلام پر تمہاری موت آجائے- سب مل کر اللہ کی رسی کو (قرآن و اہل بیت علیہم السلام) تھامو اور متفرق نہ ہو جاؤ' کیونکہ میں نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عوام کے درمیان صلح صفائی کرانا' بارہ مہینے کی نماز اور روزے سے افضل ہے-

۴۲- حضرت لقمان کی وصیت اپنے بیٹے کے نام

قیل لہ' ما کان فی وصیتہِ لقمان؟ فقال علیہ السلام کان فیھا الا عاجیب' وکان من اَعْجَبِ ما فِیھا ان قال

لابنہ، خف اللہ خیفتہ" لو جئتہ ببرّ الثقلین لعذّبک،
وارجو اللہ رجآءً لوجئتہٗ بذنوبِ الثقلینْ لرحمکَ (تحف
ص ۳۷ ۴)

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو کیا وصیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا، ان کی وصیت بہت عجیب و غریب تھی اور سب سے زیادہ عجیب یہ کہ انہوں نے اپنے فرزند کو کہا کہ اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرو (بالفرض) کہ اگر جن و انس کے اعمال و عبادات کے برابر بھی نیکیاں ہوں تو بھی ممکن ہے کسی لغزش کی بنا پر عذاب میں مبتلا کردے اور اس کی رحمت واسعہ کے اس حد تک امیدوار رہو کہ اگر تمہارے گناہ جن و انس کے گناہوں کے برابر بھی ہوں تو ممکن ہے کہ وہ تم پر رحم فرمائے۔

۴۳۔ خوف خدا کا ردعمل

من خاف اللہ عزوجل، خاف منہ کلِ شئیٍ ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کلشئیٍ۔

جو شخص خدائے بزرگ و برتر سے ڈرتا ہے تو (اس کے نتیجے میں) تمام اشیاء کائنات اس سے ڈرتی ہیں۔ اور (اس کے برعکس) جس شخص کے دل میں خوف خدا نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہر چیز کا خوف پیدا

کرتا ہے۔

۴۴۔ تین افراد قابل رحم ہیں

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارحموا عزیزا" ذل' وغنیا" افتقر' وعالما" ضاع فی زمن الجھال (تحف ص۳۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی صاحب عزت ذلیل ہوجائے' اور دولت مند فقیر ہوجائے' اور کوئی عالم دین نادانوں کے درمیان ضائع ہوجائے' تو ان پر رحم کرو۔

۴۵۔ محسن کا شکریہ ادا کرو

من اتی الیکم معرفا" فکافوہ' فان لم تجدوا فاثنوہ' فان الثناء جزاء (تحف ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تمہارے حق میں مالی امداد کرے تو اس کی مالی امداد کرو۔ اگر ممکن نہ ہو تو محسن کا شکریہ ادا کرو چونکہ کسی کی تعریف کرنا۔اور شکریہ اد کرنا بجائے خود ایک قسم کا صلہ ہے۔

۴۶۔ رشتہ داروں سے نیکی کرو

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم : صلوا ارحامکم ولو

بالسلامِ (تحف ص ۶۱)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اپنے رشتہ داروں سے نیکی کا سلوک (صلہ رحمی) کرو۔ اگرچہ صرف سلام کی حد تک کیوں نہ ہو۔

۴۷۔ باہمی اختلاف دین سے خارج کردیتا ہے

وایاکم والخلاف فانہ مَرُوقٌ وعلیکم بالقصدِ، تراففوا و تراحموا (تحف العقول ص ۱۱۰)

اور خبردار (باہمی) اختلاف سے بچو۔ یہ دین سے خارج کردے گا (بلکہ اختلاف کی صورت میں) میانہ روی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور رحم و شفقت سے سلوک کرو۔

۴۸۔ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے

من سافر بدابتہ بدأ بعلفہا وسقیہا، لا تقربوا الدّوٰاب علی حرّ وجوہِہا فانہا تسبّح رَبَّہا (تحف العقول ص ۱۱۰)

جو شخص مال مویشی کے ساتھ سفر کرے (وہ منزل پر اترنے کے بعد) سب سے پہلے جانوروں کو چارا اور پانی مہیا کردے۔ جانوروں کے منہ پر (چابک ڈنڈا) نہ مارو چونکہ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے۔

۴۹- فتنہ و فساد دین کی بنیاد اکھاڑ دیتا ہے

وان' المبیرۃَ و ھی للحالقتہ لِلدین' فساد ذات البین' ولاقوۃ الا باللہ' انظروا ذوی ارحامکم فصلوھم یھوّن اللہ علیکم الحساب -

اور جو کوئی دین کو جڑ سے کاٹنے والا فتنہ و فساد درمیان میں پیدا کرتا ہے- لاحول ولاقوۃ الا باللہ- تم اپنے عزیز و اقارب کا خاص خیال رکھو' ان کے ساتھ نیکی کرو' اچھے تعلقات برقرار رکھو تاکہ قیامت کا حساب و کتاب تم پر آسان رہے-

۵۰- ہمسایوں کا خاص خیال رکھو

قال امیر المؤمنین علیہ السلام اللہ اللہ فی جیرانکم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوصی بھم مازال یوصی بھم حَسنیّ ظننا انہ سیورّثھم (تحف ص ۲۱۶)

خدارا خدارا' اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے متعلق ہمیں اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ ہمسایہ کو ارث دلانا چاہتے ہیں-

۵۱- مسکینوں اور غلاموں کا خیال رکھو

اللہ اللہ' فی الفقراء والمساکین فشار کواھم فی معایشکم

ء خدا کے لئے' خدا کے لئے' فقراء اور مسکینوں کا خیال رکھو- ان کو

اپنی معیشت میں شریک قرار دو۔

اللہ اللہ فی النّسآءِ وما ملکت یمینکم فان اٰخرُ ماتکلّم نبیکم انْ قالَ اوُصیکم بالضّعیفَیْنْ النّسآء وما ملکت ایمانکم (تحف ص ۲۱۷)

خدارا خدارا، عورتوں اور غلاموں کا خیال رکھو، چونکہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ میں تمہیں دو کمزور صنفوں کے لئے تاکیدی سفارش کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک عورتیں اور دوسرا غلام ہے۔

۵۲۔ شریف انسان اور دیندار کی مالی امداد کرو

قال الامام الصادق لا تصلح الصنِیعتہ الا عند ذِی حسبٍ او دِیْنٍ وما اقلّ من یّشکرُ المعروفَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دیندار اور شریف انسان کے علاوہ کسی اور پر احسان کرنا مناسب نہیں۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو احسان اور نیکی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۵۳۔ منافق کے ساتھ صرف زبان سے نیکی کرو

روی ابن ابی عمیر عن اسحاق بن عمار قال، قال الصادق علیہ السلام، یا اسحاق صانع المنافق بلسانک،

واخلص ود ک للمؤمن' وان جالسک .یھودیؐ' فاحسن مجالستہٗ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۸۹)

ابن ابی عمیر نے اسحاق بن عمار سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' اے اسحاق منافق کے ساتھ زبان سے نیکی کرو۔ اور تمہاری خالص محبت دل کی گہرائیوں سے مومن کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے ہم نشین (دشمن اسلام) یہودی بھی ہو تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

۵۴۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اذی جارہ حرّم اللہ علیہ ریح الجنتہِ وماٗ واہ جہنم' وبئس المصیر' ومن ضیّع حق جارہ فلیسَ مِنّا (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴' ص ۷)

آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائے' خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ کرے تو وہ ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

وما زال جبرئیل علیہ السلام یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورّثہٗ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمسایہ کے بارے میں جبرئیل علیہ السلام نے اتنی سفارش کی کہ میں گمان کرنے لگا کہ ہمسایہ بھی (رشتہ داروں کی مانند) وراثت کا حقدار بنے گا۔

۵۵۔ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سو سال عبادت کرنے کے مانند ہے

مَن مّشی الی ذی قرابتہٍ بنفسہ ومالہ لِیَصِلَ رَحِمَہٗ اعطاہ اللہ عزّوجلّ اجر مِاَءۃِ شہیدٍ ولہ بکلِ خطوۃٍ اربعونَ الفَ حسنتہٍ و محی عنہ اربعین الف سیّئتہٍ و رفع لہ من الدّرجاتِ مثلُ ذالکَ وکان کانّما عبدَاللہَ عزوجلّ مِاَءۃِ سنتہً صابراً محتسباً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنا جان و مال لے کر کسی رشتہ دار کے ساتھ نیکی کرنے اور تعلقات برقرار رکھنے کی خاطر راستہ چلے تو خدائے بزرگ و برتر اس کو سو شہید کا ثواب دے گا۔ اور ہر قدم کے عوض ہزار حسنہ عطا فرمائے گا۔ اور چالیس ہزار گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹا دے گا۔ نیز چالیس ہزار درجے بلند کرے گا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک و پاکیزہ ہو گا جیسے کہ اس نے اپنا مکمل محاسبہ کرتے ہوئے صبر و تحمل سے سو سال اللہ کی عبادت انجام دی ہو۔

۵۶- مریض کی ضرورت پوری کرنے کا ثواب

ومن سعی لمریض فی حاجتہ قضاھا او لم یقضِھا خرج من

ذنوبہ لیوم ولدتہ امّہٗ (من لایحضر' ج ۴' ص ۱۰)

جو شخص کسی بیمار کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کرے' خواہ اپنی

کوشش میں کامیاب رہے یا ناکام' وہ گناہوں سے اس طرح پاک وپاکیزہ

ہوتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تازہ مولود-

۵۷- یتیم کا مال کھانے والا جہنمی ہے

قال امیر المؤمنین علیہ السلام اللہ اللہ فی الایتام لا

تضعیّوا بحضرتکم' فقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم یقول' من عال یتیما" حتی یستغنی اوجبَ اللہ

لہ بذالک الجنتہِ کما اوجب لاکل مال الیتیم النار (تحف

ص ۲۱۵)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت امام حسن

علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا- بیٹا حسن' خدارا خدارا یتیموں کا

خاص خیال رکھنا- ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سامنے تلف ہوجائے- میں

نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص یتیم

کے بے نیاز ہونے (رشد وبلوغت) تک اس کی کفالت کرے تو خدا اس پر

بہشت واجب کردے گا۔ اور جو شخص یتیم کا مال کھائے تو اس پر جہنم کو واجب کردے گا۔

۵۸۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اذی جارہ حرم اللہ علیہ ریح الجنۃِ ومأوٰاہُ جہنم و بئس المصیر' ومن ضیع حق جارہ فلیسَ منّا (من لا یحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۷)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائے' خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ کرے تو ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

۵۹۔ جو ہمسائے سے خوش رفتاری نہ کرے' وہ ہم سے نہیں

عن ابی ربیع الشامی' عن ابی عبداللہ قال' قال والبیت غاص باھلہ اٰعلمو انہ لیس منا من لم یحسن مجاورۃ من جاورہ (اصول کافی ص ۴۹۲)

ابو ربیع شامی کہتا ہے' حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے اس وقت فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کا دولت سرا اصحاب کرام کی جمعیت سے بھرا ہوا تھا کہ جاننا چاہئے کہ جو کوئی اپنے ہمسائے سے خوش

رفتاری نہ کرے تو وہ ہم آل محمد (علیہم السلام) میں سے نہیں ہے۔

۶۰۔ والدین کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم نظر الولد الی والدیہ حبا لهما عبادۃ (تحف ص ۴۹)

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اولاد کی طرف سے ماں باپ کے چہرے پر محبت بھری نگاہ ڈالنا عبادت ہے۔

۶۱۔ باپ کے ساتھ نیکی کرو

بِرُّوا آبائکم یَبَرَّکُمْ ابنائکم، وعفوا عن نساءِ الناسِ تعفّ نسائکمْ (تحف ص ۴۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے۔ تم دوسروں کی عورتوں کی پاکدامنی کا خیال رکھو (ان سے زیادتی نہ کرو) تاکہ تمہاری عورتوں کی عصمت و عفت برقرار رہے۔

۶۲۔ تکلیفیں اٹھا کر بھی والدین کے حق میں نیکی کرو

یا علی سِرْسنتین بَرّ والدیک، و سِرْسنۃً صِلْ رَحِمَکَ سِرْ مِیلا" عُدْ مَرِیضا"، سِرْ مِیلَینْ شَیِّعْ جِنازَۃ"، سِرْ ثلاثۃَ اَمْیالٍ اَجِبْ دَعْوَۃ"، سِرْ اربعۃَ اَمْیالٍ زُرْاَخا" فِی اللّٰہِ سِرْ

خمستہِ اَمْیَالٍ اجِبْ الْمَلْهُوفَ سِرْ سِتّۃِ اَمْیَالٍ اُنْصُرْ

المَظْلومِ وَعَلَیکَ بِالاستغفارِ (من لایحضر، ج ۴، ص ۲۶۰)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اے علی (سفر کی زحمتیں برداشت کر کے) دو سال متواتر راستہ چلو اور والدین کے حق میں نیکی کرو، ایک سال کا (طویل) راستہ کاٹ کر اپنے رشتہ داروں سے احسان کرو، ایک میل کا راستہ چل کر بیمار کی احوال پرسی کرو، دو میل کا راستہ طے کر کے تشییع جنازہ کرو، تین میل کا راستہ طے کر کے مومن بھائی کی دعوت قبول کرو، چار میل کا طولانی راستہ طے کر کے اللہ کی خوشنودی کے لئے برادر مومن کی زیارت کرو، پانچ میل کا راستہ چلو پھر کسی غریب کی فریاد سن لو، چھ میل کا راستہ چل کر مظلوم کی یاوری کرلو، اور ہر حال میں توبہ واستغفار کرو۔

۶۳۔ طالب علم کی فضیلت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

طالب العلم کالصائم نهارہ، والقائم لیلہ، وان بابا" من العلم یتعلمہ الرجل خیر لہ من ان یکون ابو قبیس ذھبا" فانفقہ فی سبیل اللہ (منیتہ المرید ص ۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم

ہو بہو اس شخص کی مانند ہے جو ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت خدا میں سرگرم رہتا ہو اور علم کا ہر باب جو طالب علم حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے **ابوقبیس** کی پہاڑی کے برابر سونا راہ خدا میں لٹانے سے زیادہ بہتر اور سودمند ہے۔

۶۴۔ طالب علم کا احترام ستر ہزار پیغمبروں کے احترام کی مانند ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ من اکرم عالما" او متعلما" فکانما اکرم سبعین نبیا" (منیتہ المرید)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی کسی عالم دین یا طالب علم کا احترام کرے تو ایسا ہے جیسے ستر ہزار انبیاء کا احترام بجا لایا۔

۶۵۔ طالب علم کی توہین پیغمبر خداؐ کی توہین ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ من حقر طالب العلم فقد حقرنی ومن حقرنی فلہ النار ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی طالب علم کی تحقیر و تذلیل کرے تو یقیناً اس نے میری تحقیر و تذلیل کی اور جس نے میری تحقیر کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۶۶- طالب علم کی توہین کرنے والا منافق اور ملعون ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من حقر طالب العلم فهو منافق ملعون فی الدنیا والاخرۃ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی طالب علم کی توہین کرے تو وہ منافق ہے اور دنیا و آخرت میں غضب خدا کا سزاوار ہے۔

۶۷- علم کے فضائل و فوائد

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تعلموا العلم فان تعلمہ حسنۃٌ و مُدارستہٗ تسبیحٌ والبحث عنہ جہادٌ و تعلیمہ من لا یعلم صدقۃٌ وبذلہ لاھلہ قربۃٌ لانہ معالم الحلال والحرامٗ وسالک بطالبہ سبل الجنۃ ومونس فی الوحدۃٗ وصاحب فی الغربۃٗ دلیل علی السرّآءِ و سلاحٌ علی الا عدآءِ (تحف العقول ص ۳۲)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، تم علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ بے شک اس کا سیکھنا حسنہ، اس کا مباحثہ تسبیح، اور اس کے لئے کاوش جہاد ہے۔ جاہل کو علم سکھانا صدقہ اور علم کی نشرو اشاعت رحمت الٰہی سے نزدیک ہونے کا سبب ہے۔ کیونکہ علم حلال و

حرام کا فرق بتانے والا رہنما ہے۔ اور اپنے طالب کو جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔ علم تنہائی کا مونس' مسافرت کا ساتھی' مشکلات میں راستہ دکھانے والا اور دشمن کے مقابلے کے لئے ہتھیار ہے۔

۶۸- خدا جسے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے اسے دینی بصیرت دیتا ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من یرد اللہ خیرا" یفقّھہ فی الدین (منیتہ المرید' ص ۷- الکافی ج ۱' ص ۲۹)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ خیر و سعادت سے مالامال کرنا چاہتا ہے' اسے مسائل دین کے ادراک اور حقائق سمجھنے کی توفیق دیتا ہے۔

۶۹- علم نور خدا ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم العلم نور یقذفہ فی قلب من یشآء۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' علم نور خدا ہے۔ وہ جس کے دل میں چاہے' روشن کردیتا ہے۔

۷۰- اپنے بھائیوں کو علم سکھانا بہترین صدقہ ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل الصدقتہ ان یعلم

المرء علما" ثم يعلمه اخاه (منيتہ المريد ص ۹)

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام صدقات وخیرات سے بیش بہا اور بہترین صدقہ یہ ہے کہ پہلے انسان خود علم حاصل کرے، پھر اپنے برادر دینی کو اس کی تعلیم دے۔

۷۱- علم کی قدر و قیمت اور اہمیت

قال سید السجاد علیہ السلام لو یَعْلَمُ النّاسَ مافی طلب العلمِ لطلبوہُ ولو بسفکِ المُهَجِ وغَوْصِ اللُّجَجِ (منیتہُ المرید ص ۱۳)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر لوگ تحصیل علم کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوتے تو ہر حالت میں علم حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دے دیتے۔ اگر جہالت کی سرحد پار کرنے کے لئے خون دل بہانے کی ضرورت پڑے اور ٹھاٹھیں مارنے والے دریا میں غوطہ لگانا پڑے، پھر بھی برداشت کر کے علوم و فنون کی موتیاں پا لیتے۔

۷۲- علم و ایمان پختہ ہونے کی علامت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یحزن احدکم ان ترفع عنہ الرؤیا فانہ اذا رسّخ فی العلم رفعت عنہ الرؤیاءِ (تحف ص ۵۵)

جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص سے خواب میں مختلف چیزیں دیکھنے کا سلسلہ بند ہو جائے تو وہ غم نہ کرے کیونکہ جب کوئی انسان علم میں راسخ (اور ایمان میں پختہ) ہو جاتا ہے تو پھر اس سے خوابوں کا سلسلہ ختم کردیا جاتا ہے۔

۷۳۔ علماء جانشین پیغمبرؐ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ رحم اللہ خلفائی! فقیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال الذین یحیون سنتی ویعلمونہا عبادَ اللہِ (منیۃ المرید ص ۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، خداوند عالم اپنی رحمت کو میرے جانشینوں کے شامل حال کردے! حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا، آپ کے جانشینوں کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی احیاء کرتے ہیں اور بندگان خدا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

۷۴۔ عالم کی موت قبیلے کی موت سے بڑھ کر ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ موتُ قبیلۃٍ ایسرُ من موتِ عالمٍ (محجۃ البیضاء ص ۱۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک گروہ یا قبیلے کی موت ایک عالم دین کے وفات کی نسبت بہت آسان اور قابل

برداشت ہے۔

۷۵- لوگ دو جہان میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عظّموا العلماء فانکم تحتاجون الیھم فی الدنیا والاخرۃ۔

• حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علماء کا احترام کرو کیونکہ دنیوی اور اخروی زندگی سے متعلق تمام امور کی رہنمائی اور نجات کے لئے تم لوگ علماء دین کے محتاج ہو۔

۷۶- عالم دین کے پاس ایک لمحے بیٹھنا

ومن جلس عند العالم ساعۃ" ناداہ الملک، جلست الی عبدی، وعزتی و جلالی لا سکننک الجنۃ معہ ولا ابالی

(منیۃ المرید ص ۱۶۳)

اگر کوئی شخص ایک لمحے کے لئے کسی عالم دین کے پاس بیٹھ جائے تو خدائے ذوالجلال کی طرف سے ایک فرشتہ اسے آواز دیتا ہے، تو میرے بندے کے پاس بیٹھا رہے مجھے میری عزت و جلال کی قسم تجھے اس عالم دین کے پہلو میں جنت میں جگہ دوں گا۔ اور اس بارے میں کسی کے اعتراض کی پرواہ نہ کروں گا۔ (سبحان اللہ العظیم الکریم المنان)

۷۷- علماء کی مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیٹھئے

یا هشام ان المسیح علیہ السلام قال للحوارین' یا بنی اسرائیل زاحموا العلماء فی مجالسهم ولو جثوا" علی الرکب' فان الله یحیی القلوب المیتة بنور الحکمة' کما یحی الارض المیتة بوابلِ المطر (تحف ص ۴۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اے ہشام' حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ اے بنی اسرائیل تم علماء کی مجالس (میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرکے اسے) پر کردو۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل (ہدایت و نصیحت کی مجالس میں) جانا پڑے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو (علم و) حکمت کے نورانی کلام سے زندہ کرے گا جیسے مردہ (غیر آباد) زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ کرتا ہے۔

۷۸- علم و اخلاق منافق میں نہیں پایا جاتا

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خصلتان لا یجتمعان فی منافق' حسن سمتٍ' وفقه فی الدین (منیة المرید ص ۵۳۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' دو خصوصیتیں ایک منافق انسان کی ذات میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ ایک پسندیدہ اخلاق۔ دوسرے دینی احکام و مسائل میں کماحقہ بصیرت پیدا کرنا۔

۷۹- علم فقہ سیکھنا بہترین عبادت ہے

عن ابی سعید الخدری قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل العبادۃ الفقہ وافضل الدین الورع (منیتہ المرید ص ۵۳۲)

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بہترین عبادت خدا فقہی علوم کو حاصل کرنا اور احکام و مسائل کو سمجھنا ہے۔ اور دینداری کا بہترین راستہ پرہیزگاری ہے۔

۸۰- جب اللہ کسی کو خیر پہنچانا چاہتا ہے

عن حماد بن عثمان قال' قال ابو عبداللہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا" فقہہ فی الدین (آداب تعلیم تعلم در اسلام ص ۵۳۲)

حماد بن عثمان نے یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آنجناب نے یوں ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندے کو خیر پہنچانا اور خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اس کو دینی احکام و مسائل سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

۸۱- دین کا ستون فقہی علوم ہیں

قال الصادق علیہ السلام لکل شیءٍ عماد و عماد الدین الفقہ -

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہر چیز کے لئے ایک ستون ہوتا ہے اور دین اسلام کا ستون فقہی مسائل واحکام ہیں۔

۸۲- علم فقہ چاند کی مانند ہے

الفقہ فی سائرِ العلوم کالقمر البازغ فی النجوم -

علم فقہ علوم میں اس طرح ہے جس طرح ستاروں کے درمیان چمکنے والا چودھویں کا چاند۔

۸۳- مسائل فقہ نہ جاننے والے کو سخت تنبیہہ

قال موسیٰ بن جعفر علیہ السلام لو رأیت شاباً من شُبّانِ جعفر لم یتفقّہ فی الدین لضربتُہٗ سوطا" فی روایۃ اخری لضربتہ عشرین سوطا"۔

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا، اگر میں نے جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ جوانوں میں سے کسی ایک ایسے جوان کو دیکھا جو (بقدر واجب) فقہی مسائل واحکام سے واقف نہ ہو تو اس پر حد جاری کر کے کوڑے ماروں گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں اسے بیس کوڑے ماروں گا۔

۸۴- فقہاء پیغمبروں کے وارث ہیں

قال علی علیہ السلام فی وصیتہ لابنہ محمد بن الحنفیّۃ رضی اللہ عنہ یا نبی تفقّہ فی الدین، فان الفقہاء ورثۃ الانبیاء، ان الانبیاء لم یورّثوا دینارا" و لا درھما" ولکنّھم ورثوالعلم، فمن اخذ منہ اخذ بحظٍ وافرٍ (من لا یحضر، ج ۴، ص ۲۷۷)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی وصیت کے ضمن میں اپنے فرزند گرامی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔ اے بیٹا، دینی احکام و مسائل میں بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ فقہاء کرام پیغمبروں کے وارث ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انبیاء عظام علیہم السلام نے کوئی درہم و دینار (اپنے جانشینوں کے لئے) نہیں چھوڑا۔ اگر چھوڑا ہے تو علم کی میراث ہے۔ جس نے علم پایا، اس نے بہت کچھ حاصل کیا اور فیضیاب ہوا۔

۸۵- علم فقہ بصیرت کی چابی ہے

قال الامام الکاظم علیہ السلام، تفقھوا فی دین اللہ، فان الفقہ مفتاح البصیرۃ، وتمام العبادۃ، والسبب الی المنازل الرفیعۃ، والرُّتَبِ الجلیلۃِ فی الدین والدنیا،

وفضل الفقیہ علی العابد کفضل الشمس علی الکواکب' ومن لم یتفقہ فی دینہ لم یرض اللہ لہ عملا" -

باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا' آئین خدا (فقہی مسائل و احکام) کو سیکھو کہ علم فقہ بصیرت کی چابی اور عبادت و اعمال کے سرحد کمال تک پہنچنے کا ذریعہ' دین و دنیا کے بلند ترین مقامات پر فائز ہونے کا وسیلہ اور اعلیٰ ترین درجات حاصل کرنے کا سبب ہے۔ عابد کی نسبت فقیہ کی امتیازی شان و فضیلت ایسی ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر۔ اور جو کوئی دین خدا میں مسائل و احکام سیکھنے سے کام نہ لے گا' خدا اس کے اعمال سے راضی نہ ہوگا۔

۸۶- فقہ کی علامت حلم و علم اور سکوت ہے

وقال علیہ السّلام ان من علامات الفقہ' الحلم والعلم والصمت' بابٌ من ابوابِ الحکمۃِ' ان الصمت یکسب المحبۃ' انہ دلیل کل خیر (تحف ص ۵۲۳)

اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا' فقہ (دینی بصیرت حاصل ہونے) کی علامت حلم، علم اور خاموشی ہے۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ بے شک سکوت محبت کو پروان چڑھاتی ہے۔ اور ہر چیز کا سرچشمہ ہے۔

۸۷- اپنی کتابوں کی حفاظت کرو

قال عبید بن زرارة سمعت عن ابی عبداللہ علیہ السلام' قال احتفظوا بکتبکم فانکم سوف تحتاجون الیھا (منیتہ المرید)

جناب عبید بن زرارہ کہتے ہیں' میں نے اباعبداللہ امام جعفرصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے' تم اپنی کتابوں کی اچھی طرح حفاظت کرو۔ چونکہ آنے والے زمانے میں تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی۔

۸۸- کتابوں کی نشرواشاعت کرو

عن مفضل بن عمر' قال لی ابو عبداللہ' اکتب وبث علمک فی اخوانک' فان مُت فاورث کتبک بنیک' فانہ یأتی علی الناسِ زمان ھرج لایأنسون فیہ الا بکتبھم (منیتہ المرید ص ۲۸۳)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا' کتابیں لکھو اور اپنے علم کو دینی بھائیوں کے درمیان نشرو اشاعت کے ذریعے پھیلاؤ۔ اگر تم اس دنیا سے چل بسے تو ان کتابوں کو اپنی اولاد کے لئے ورثے میں چھوڑ دو چونکہ عنقریب لوگوں کے سامنے ایسا

پر آشوب زمانہ آئے گا جس میں اپنی محفوظ کتابوں کے سوا انس لینے یا تبادلہ نظر کا لطف اٹھانے کے لئے اور کوئی چیز میسر نہ آئے گی۔

۸۹- خط لکھو تو اس پر مٹی پھیر دو

عن جابر بن عبداللہ قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اذا کتب احدکم کتابا" فلیتربہ فانہ انجح (منیتہ المرید ص ۱۶۹)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب کوئی خط تحریر کرے تو اس پر مٹی لگادے۔ اس طرح خط محفوظ رہے گا اور جس مقصد کے لئے لکھا گیا ہوگا' اس میں کامیابی ہوگی۔

۹۰- کتاب کے صفحات آتش جہنم کیلئے پردہ ہوں گی

عن کتاب امالی الصدوق علیہ الرحمتہ والرضوان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' ان المؤمن اذامات و ترک ورقتہ" واحدۃ" علیھا علم' کانت الورقتہً سترا" فیما بینہ و بین النار' واعطاہ اللہ تعالی بکل حرف مدینتہ" اوسع من الدنیا وما فیھا۔

رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب امالی میں

روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی مومن اس دنیا سے رحلت کرجاتا ہے جبکہ وہ اس دنیا میں ایک ایسا ورقہ چھوڑ گیا ہو جس پر علم دین کی باتیں تحریر ہوں تو یہی ورقہ قیامت کے دن آتش جہنم اور اس کے درمیان حفاظتی پردہ ثابت ہوگا اور خداوند عالم اس کے ہر ایک حرف کے عوض دنیا کے طول و عرض سے وسیع تر اور جو کچھ اس دنیا میں موجود ہے، ان سے بہتر صلہ عطا فرمائے گا۔

۹۱- جن لوگوں نے صرف کتب کے ذریعے ہدایت پائی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا علی اَعْجَبُ الناس ایمانا" واعظمھم یقینا" قوم یکون فی اخرالزمان لم یلحقو النبی و حجب عنھم الحجتہ فامنوا بسوادٍ علی بیاض (مکارم الاخلاق ص ۳۹۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ یا علی، لوگوں کے درمیان ایمان کے لحاظ سے زیادہ عجیب و غریب، اور یقین کے اعتبار سے بہت عظیم و بلند مرتبہ پر فائز آخرالزمان میں پیدا ہونے والے وہ گروہ ہیں جنہوں نے نہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو دیکھا (نہ ان سے معجزے دیکھے) اور نہ پردۂ غیب میں پوشیدہ حجت خدا (امام زمان عجل اللہ

تعالٰی فرجہ) کو آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی سعادت ہوگی۔ باوجود اس کے صرف سفید کاغذ پر موجود کالے نقوش و خطوط (یا چھپی ہوئی سیاہی یعنی قرآن و سنت کتابوں کی صورت میں) دیکھ کر خدا و رسول اور امام پر یقین کے ساتھ مکمل ایمان لائیں گے۔

۹۲۔ ہمارے علوم و احکام زندہ رکھو

وعن عبدالسلام بن صالح الھروی قال سمعت اباالحسن الرضا علیہ السلام یقول رحم اللہ عبداً احییٰ امرنا فقلت لہ فکیف یُحیِی امرکم ؟ قال علیہ السلام یتعلّم علومنا ویعلّمھا الناس فان الناس لو علموا مَحَاسِنِ کلامنا لَاَتبعونا (معانی الاخبار ص ١٨٠)

جناب صالح ھروی کا بیٹا عبدالسلام کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کے زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ جو کوئی ہم آل محمد علیہم السلام کا امر (تعلیمات) زندہ کرے (اس کے بارے میں میری دعا ہے کہ) اللہ تعالٰی اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے آنحضرت سے پوچھا۔ اے مولا (واضح فرمایئے) ہم آپ کے "امر" کو کیسے زندہ کرسکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے علوم خود سیکھیں پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ اگر لوگ

ہمارے کلام کی حسن و خوبی اور حقائق کو درک کریں تو ضرور ہماری پیروی کریں گے۔

۹۳۔ جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم انما یدرک الخیر کلہ بالعقل، ولا دین لمن لاعقل لہ (تحف ص۵۸)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمام نیکیوں کو عقل کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے (اس لئے) جس کی عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

۹۴۔ رزق کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے

قال علی علیہ السلام وکّل الرزق بالحمق، و وکل الحرمان بالعقل، و وکل البلاء بالصبر (تحف ص۲۳۱)

(رزق کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے) بے وقوف لوگ روزی پاتے ہیں جبکہ عقلمند رزق سے محروم رہتے ہیں اور صبر و تحمل سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ (اس حدیث شریف کو مولانا رومی نے اپنے ایک شعر میں بہترین پیرائے میں ادا کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ رزق کی تقسیم اگر عقل ؟؟؟ کی بنیاد پر کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکے مرجاتے)

۹۵- صاحبان عقل دنیا پرستی نہیں کرتے

یا هشام ان مثل الدنیا کمثل الحیۃ، مسّھالین، وفی جوفھا سمُّ القاتل، یحذرھا الرجال ذوی العقول، ویھْوِی الیھا الصبیان بایدیھم۔

اے ہشام دنیا کی مثال سانپ کی مانند ہے۔ جس کی بیرونی جلد نرم اور اندرونی حصے میں سم قاتل ہے۔ صاحبان عقل و ہوش اس سے پرہیز کرتے ہیں اور بچے والہانہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔

۹۶- عقل انسان کا دوست اور جہالت اسکی دشمن ہے

قال الامام الصادق علیہ السلام: صدیق کل امرءٍ عقلہ، وعدوّہ جھلہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہر شخص کا دوست اس کی عقل اور دشمن اس کی جہالت ہے۔

۹۷- حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

یا نبی اضمم آراء الرجال بعضھا الی بعض، ثم اختر اقربھا الی الصّواب، وابعدھا من الارتیاب (من لایحضر، ج ۴، ص ۲۷۶)

اے بیٹا (محمد بن الحنفیہ) تم لوگوں کے مختلف آراء کو اکٹھا کر کے ایک دوسرے سے موازنہ کرو۔ پھر اسی رائے کو اپنا لو جو خیر وصلاح سے

بہت نزدیک ہو- اور شک و شبہ سے بالاتر ہو-

۹۸- مجلس میں اپنے مقام سے نیچے بیٹھ جاؤ

قال الحسن العسکری علیہ السلام من رضی بدون الشّرف من المجلس' لم یزل اللہ و ملآئکتہ یصلّون علیہ حتی یقوم (تحف ص ۵۷)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جو شخص مجلس میں اپنے مقام و مرتبہ سے نچلی سطح پر بیٹھے- خدا اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس پر اس وقت تک رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ اٹھ نہ جائے-

۹۹- راستہ گزرنے والوں کو بھی سلام کرو

قال الامام حسن العسکری علیہ السلام من التواضع السّلام علی کل من یمرّ بہٖ والجلوس دون شرفِ المجلسِ (تحف ص ۵۸)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' راستے میں تمام گزرنے والوں کو سلام کرنا اور اپنے مقام و مرتبہ سے نچلے درجے پر بیٹھنا فروتنی کی علامت ہے-

۱۰۰۔ فقط نماز روزہ پر عبادت منحصر نہیں

قال الامام حسن العسکری علیہ السلام لیستِ العبادۃ کثرۃ الصیام والصلوۃ وانّما العبادۃ کثرۃ التّفکرّ فی امر اللہ (تحف ص ۵۸۱)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا، نماز و روزہ کثرت سے انجام دینا عبادت نہیں بلکہ پروردگار عالم کے امور اور تخلیقات کے بارے میں غور و فکر کرنے کا نام عبادت ہے۔

۱۰۱۔ قال امیر المومنین علیہ السلام لاعبادۃ کاداءِ الفرائض ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، کوئی بندگی فرائض کے ادا کرنے کے مانند نہیں ہے۔ گویا اصل عبادت واجبات کا ادا کرنا ہے۔

۱۰۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل العبادۃ الفقہ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بہترین عبادت دین الٰہی کے مسائل واحکام کا سمجھنا ہے۔

۱۰۳۔ عقیقہ کی اہمیت و آداب

عَقّوُا عن اولادکم فی الیوم السابع و تصدقوا اذا حلقتم رؤسَهم بوزن شعورِهم فضّتہ" فانہ واجب علی کل مسلم و کذالک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالحسن والحسین (تحف ص ۱۱۱)

(حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا) تم اپنے بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرو۔ جب ان کے سر کے بال اتارو تو اس کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ یہ کام ہر مسلمان پر واجب ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسینؑ (علیہم السلام) کے لئے بھی ایسا ہی کیا۔

۱۰۴۔ عقیقہ نہ کرنے سے بچہ بلاؤں میں مبتلا رہتا ہے

فخر المحدثین الحاج شیخ عباس قمی طاب ثراہ مفاتیح الجنان کے حاشیہ صفحہ ۹۵ پر آداب عقیقہ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ حلیتہُ المتقین میں علامہ مجلسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فرزند کا عقیقہ سنت موکدہ ہے۔ ہر اس شخص پر جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور بعض علماء امامیہ واجب جانتے ہیں۔ بہتر ہے کہ پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے۔ اگر تاخیر ہو جائے تو بچے کے بالغ ہونے تک باپ پر سنت ہے۔ بعد از بلوغ مزید تاخیر ہو تو آخر عمر تک خود انسان کو عقیقہ کرنا چاہئے۔ بہت سی معتبر

احادیث میں ہے کہ جس کے یہاں فرزند ہو اس پر عقیقہ واجب ہے۔

اس بارے میں بھی بہت احادیث ہیں کہ ہر نومولود عقیقہ کا گرو ہوتا ہے۔ یعنی جان کا بدلہ ہے۔ گویا اگر عقیقہ نہ کیا جائے تو بلاؤں و پریشانیوں میں گرفتار رہنے اور جلد مرنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' عقیقہ دولت مند اور فقیر دونوں پر لازمی ہے۔

۱۰۵۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے

کسی نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ میں نے گوسفند تلاش کیا مگر نہیں ملا۔ کیا اس کے عوض میں اس کی رقم راہ خدا میں صدقہ کر سکتا ہوں؟ امام نے جواباً فرمایا' اور تلاش کرو شاید مل جائے۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے۔

عقیقہ کے سلسلے میں یہاں تک تاکید ہے کہ بچہ جس دن پیدا ہوا ہو' اور اسی دن بعد از ظہر مر جائے' تو بھی عقیقہ کرے۔

۱۰۶۔ بڑھاپے میں بھی عقیقہ کیا کرو

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا' فرزند رسولؐ مجھے معلوم نہیں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ کیا تھا یا نہیں؟ امام نے فرمایا' تم عقیقہ کرلو۔ راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے اپنے بڑھاپے میں عقیقہ کیا۔

۱۰۷۔ آداب عقیقہ

عقیقہ کے آداب و طریقہ کار کے سلسلے میں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دنبہ' بکری اور اونٹ کا (جو جانور بھی ذبح کیا جائے) ایک چوتھائی حصہ دائی کو دیا جائے۔ اگر دائی نہ ہو تو اس کی ماں کو دیا جائے۔ پھر وہ جسے چاہے دے سکتی ہے۔ باقی کم از کم دس مسلمانوں کے درمیان تقسیم کریں۔ عقیقہ کا گوشت والدین کو نہیں کھانا چاہئے۔

۱۰۸۔ عقیقہ کے جانور کے اوصاف

عقیقہ میں اگر اونٹ ذبح کرنا ہو تو پانچ سال کا ہونا چاہئے۔ بکری ہو تو دو سال کی اور دنبہ ہو تو سات مہینے کا۔ البتہ یہ مذکورہ جانور اس سے زیادہ عمر کے ہوں تو اور بہتر ہے۔

دنبہ خصی نہ ہو' سینگ ٹوٹی ہوئی نہ ہو' کان کٹا یا چھدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ بہت کمزور' نابینا' لنگڑا اور عیب دار نہ ہو۔

علماء کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ لڑکے کا عقیقہ ہو تو نر اور لڑکی کا عقیقہ ہو تو مادہ جانور ہونا چاہئے۔

عقیقہ کا گوشت پکا کر صالح اور نیک افراد کی دعوت کرنا بھی زیادہ بہتر ہے۔ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہیں' ہڈی کپڑے میں لپیٹنا یا دفن کرنا کسی معصوم سے منقول نہیں۔

۱۰۹۔ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے

تصدقوا باللیل فان صدقۃ اللیل تطفئی غضب الرب

رات کے وقت صدقہ دیا کرو چونکہ رات کے صدقے سے پروردگار کے غضب کا شعلہ بجھ جاتا ہے۔

۱۱۰۔ خدا خود صدقات کو وصول کرتا ہے

ویرد الذی ینا ولہ یدہ الی فیہ فلیقبلھا، فان اللہ یاخذھا قبل ان تقع فی ید السآئل، قال اللہ تبارک و تعالی "ویأخذُ الصّدقات" (تحف ص ۱۱۱)

اور ارشاد فرمایا، صدقہ کے ساتھ ہاتھ سائل کی طرف لمبا کرنے کے بعد واپس لے۔ پھر صدقے کو بوسہ دو کیونکہ صدقہ سائل کے ہاتھ پہنچنے سے پہلے خدا خود وصول کرتا ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ یقبل التوبۃ ویأخذ الصّدقات "خدا بندوں کی توبہ کو قبول اور صدقات کو اپنی دست قدرت سے وصول کرتا ہے۔"

۱۱۱۔ انفاق کرنے والا مجاہد کا درجہ رکھتا ہے

انفقوا مما رزقکم اللہ، فان المنفق فیّ بمنزلۃِ المجاھد فی سبیل اللہ فمن ایقن بالخلف انفق و سخت نفسہ بذالک

(تحف ص ۱۱۲)

خدا نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں انفاق (صدقہ) کرو۔ انفاق کرنے والے کی حیثیت مجاہد راہ خدا جیسی ہے۔ پس ہر وہ شخص جسے اجر صلہ کا یقین ہو وہ فیاضی سے انفاق کرتا ہے اور اس کا نفس مطمئن ہوتا ہے۔

۱۱۲۔ صدقہ و خیرات پہلے اپنے رشتہ داروں کو دے دو

یا علی لاصدقتہ و ذورحمٍ محتاج (من لایحضر' ج ۴' ص ۲۹۷)

یا علی وہ صدقہ نہیں ہے جو قریبی رشتہ دار کے محتاج ہوتے ہوئے کسی غیر کو دیا جائے۔ یعنی پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کی ضرورت پوری کرو' بعد میں دوسروں کی۔

۱۱۳۔ استغفار کے فوائد

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ۔ من اکثر الاستغفار جعل اللہ لہ من کل همٍ فرجا" و من کل ضیقٍ مخرجا" و رزق لہ من حیث لا یحتسب (عُدّۃ الدّاعی ص ۲۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کثرت سے استغفار (طلب مغفرت) کرے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے غم و اندوہ سے نجات

دے گا۔ ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کرے گا اور جہان سے وہم و گمان نہیں وہاں سے رزق پہنچا دے گا۔

مزید ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر صبح ستر مرتبہ استغفر اللہ اور ستر مرتبہ اتوب الی اللہ پڑھتے تھے۔ **و قال صلی اللہ علیہ والہ خیر الدعاء الاستغفار** اور فرمایا استغفار بہترین دعا ہے۔

۱۱۴۔ آنکھوں کی شفا کیلئے آیت الکرسی پڑھو

اذا اشتکی احد کم عینہ فلیقرٔ ایتہُ الکرسی وَلیُضمِرُ فی نفسہ انھا تبرأَ فانہ یعا فی انشآء اللہ ۔

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جب تم میں سے کسی کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو دل میں شفا کی نیت کرو اور پھر آیت الکرسی کی تلاوت کرو' انشاء اللہ شفا پاؤ گے۔

۱۱۵۔ ہولناک واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاعلی اذا ھالک امرٌ فقل اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا فَرَّجتَ عَنّیِ

(تحُف ص ۱۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جب کوئی

ہولناک واقعہ پیش آئے تو یہ دعا (اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلاَّ فَرَّجْتَ عَنِّی) پڑھو۔

۱۱۶۔ اگر راستہ بھول جاؤ

من ضل منکم فی سفر اوخاف علی نفسہ فلیناد "یَا صَالِحُ اَغِثْنِیْ" فان فی اخوانکم الجن من اذا سمع الصّوت اجاب وارشد الضَّالَّ منکم و حبس علیہ دابتہ (تحف ص ۱۱۱)

جو شخص دوران سفر راستہ بھول جائے یا اپنی جان کا خوف محسوس کرے تو پکار کر کہے "یَا صَالِحُ اَغِثْنِیْ" (اے صالح شخص میری فریاد کو پہنچو) چونکہ تمہارے جن بھائیوں کے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہیں جو اس آواز کو سن کر جواب دیتے ہیں۔ اور بھٹکے ہوئے کی رہنمائی کرتے ہیں (اگر گم شدہ حیوان ہے تو اس کو روک لیتے ہیں)۔

۱۱۷۔ اگر بچھو کا خوف ہو

ومن خاف العقرب فلیقرأ اور جسے بچھو کا خوف ہو وہ اس آیت مبارکہ کو پڑھے سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المؤمنین (تحف ص ۱۱۱)

۱۱۸۔ اگر شیر کا ڈر ہو

ومن خاف منکم الاسد علی نفسہ و دابتہ و غنمہ فلیخط

علیها خطتہ" ولیقل "اللھم رب دانیال والجب وکل اسد مستأسدٍ احفظنی وغنمی" (تحف العقول ص ۱۱۱)

اور اگر تم میں سے کوئی شخص شیر سے اپنی جان یا مویشی کے بارے میں خوف کھائے تو وہ اپنے اور مویشیوں کے چاروں طرف زمین پر دائرہ کھینچے اور کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَانِیَالِ وَالْجُبِّ وَکُلَّ اَسَدٍ مُسْتَاْسِدٍ اِحْفِظْنِیْ وَغَنَمِیْ۔ یعنی اے میرے معبود' اے دانیال (علیہ السلام) اور کنویں (کا پروردگار) تو میری جان اور میرے مال مویشی کی حفاظت فرما۔

روایت ہے کہ بخت نصر بادشاہ کے زمانے میں بنی اسرائیل کے بزرگوار پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام کو قید کر کے بابل پہنچایا گیا اور وہاں ان کو ایک کنویں میں' جہاں شیر موجود تھے' پھینک دیا گیا۔ پروردگار نے انہیں شیروں کے گزند سے محفوظ رکھا اور دوسرے دن آپ صحیح و سالم پائے گئے۔

۱۱۹۔ اگر پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہو

ومن خاف منکم الغرق فلیقل اور تم میں سے پانی میں ڈوبنے کا خوف ہو تو اس آیت کو پڑھے "بِسْمِ اللہ مَجْرِیھَا وَ مُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا" قَبْضَتُہ یَوْمَ

الْقِيَامَتِہِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ"

۱۲۰۔ ہر تکلیف اپنے ہی اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے

تَوَقُّوْا الذنوب فمامن بلیتہٍ ولا نقص رزق الا بذنب' حتی الخدش والنکبتہ' فان اللہ جل ذکرہ یقول "ما اصابکم من مصیبتہ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر" (تحف العقول)

"تم اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔ کیونکہ کسی قسم کی مصیبت و بلا' رزق میں کمی یہاں تک کہ خراش بدن اور ٹھوکر کھانا بھی گناہوں میں ملوث ہوئے بغیر نہیں ہوسکتا چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے "اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت سے ہوتا ہے اور اس پر بھی وہ بہت کچھ معاف کردیتا ہے" (سورۂ شوریٰ۔ آیت ۳۰)

۱۲۱۔ کلام تمہارے اعمال کا جزو ہیں

اِحْسَبُوْا کلامکم من اعمالِکم یَقِلُّ کلامکم اِلاّ فِی الخیرِ تحف ص ۱۱۲)

تم اپنے کلام کو اپنے اعمال کا جز سمجھو قیامت کے دن اس کے متعلق پرسش ہوگی۔ امور خیر کے علاوہ کم گفتگو کرو۔

۱۲۲۔ عید کا دن اور کھیل کود کا مقابلہ

ومرّ علیہ السلام فی یوم فطر بقومٍ یلعبون و یضحکون، فوقف علی رؤسھم فقال، ان اللہ جعل شھرُ رمضان مضمارا" لخلقہ، فیسبقون فیہ بطاعتہ الی مرضاتہ، فسبق قومٍ ففازوا، و قصر اخرون فخابوا۔

فالعجب کل العجب من ضاحک ولا عب فی الیوم الذی یثاب فیہ المحسنون، ویخسر فیہ المبطلون، وَاَیْمَ اللّٰہِ لو کشَفَ الغطاءَ لعلموا ان المحسن مشغول باحسانہ، والمسیٔ مشغول باسائتہ، ثمّ مَضٰی۔

عید کے دن حضرت علی علیہ السلام نے راہ چلتے ہوئے ایک ایسے گروہ کو دیکھا جو عید فطر کے دن ایک دوسرے کے ساتھ کھیل کود میں مصروف اور قہقہے لگا رہے تھے۔ آپ ان کے نزدیک جاکر کھڑے ہوئے اور فرمایا "پروردگار عالم نے ماہ رمضان کو لوگوں کے لئے مقابلے کا میدان قرار دیا ہے تاکہ وہ اطاعت و عبادت کے ذریعے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے اس کی خوشنودی و رضا حاصل کریں۔ ایک گروہ نے سبقت لی اور کامیاب ہوگئے جبکہ دوسرا گروہ پیچھے رہ کر ناکام و محروم ہوگیا۔ ان لوگوں پر ازبس تعجب و حیرانی ہے جو ایسے دنوں میں کھیل کود میں مصروف

ہیں جبکہ نیک عمل کرنے والوں کو اپنے عمل کی جزا ملتی ہے۔ اور دوسری طرف باطل کی راہ پر گامزن افراد نقصان اٹھا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر پردے اٹھا دیئے جائیں (اور لوگ حقیقت حال کو آنکھوں سے دیکھ لیں) تو کھیل کود اور ہنسی میں مصروف افراد کو معلوم ہو گا کہ نیک انسان اپنی نیکی کی جزا اور بدکردار اپنے کئے کے پچھتاوے میں گرفتار ہیں۔" اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔

۱۲۳۔ جیسا گناہ ویسی بلا

كلما احدث الناس من الذنوب مالم يكونوا يعلمون اَحدَثَ الله لهم من البلاء مالم يكونوا يعدّون (تحف ص ۴۸۲)

جب بھی لوگ ایسے نت نئے گناہوں سے آلودہ ہوتے ہیں اور گناہ کے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں جن کو پہلے سے نہیں جانتے تھے خدا بھی ویسے ہی تازہ تازہ بلائیں ان پر مسلط کرتا ہے جن کا علم ان کو پہلے سے حاصل نہیں ہے۔

۱۲۴۔ آخر الزمان کے لوگ بھیڑیئے جیسے ہوں گے

قال صلى الله عليه واله وسلم يأتى على الناس زمانٌ يكون الناس فيه ذِئابا" فمن لم يكن ذِئبا" اَكلَتهُ الذِئابُ

ہیں جبکہ نیک عمل کرنے والوں کو اپنے عمل کی جزا ملتی ہے۔ اور دوسری طرف باطل کی راہ پر گامزن افراد نقصان اٹھا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر پردے اٹھا دیئے جائیں (اور لوگ حقیقت حال کو آنکھوں سے دیکھ لیں) تو کھیل کود اور ہنسی میں مصروف افراد کو معلوم ہوگا کہ نیک انسان اپنی نیکی کی جزا اور بدکردار اپنے کیئے کے پچھتاوے میں گرفتار ہیں۔" اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔

۱۲۳۔ جیسا گناہ ویسی بلا

کلما احدث الناس من الذنوب مالم یکونوا یعلمون احدث اللہ لھم من البلاء مالم یکونوا یعدّون (تحف ص ۴۸۲)

جب بھی لوگ ایسے نت نئے گناہوں سے آلودہ ہوتے ہیں اور گناہ کے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں جن کو پہلے سے نہیں جانتے تھے خدا بھی ویسے ہی تازہ تازہ بلائیں ان پر مسلط کرتا ہے جن کا علم ان کو پہلے سے حاصل نہیں ہے۔

۱۲۴۔ آخرالزمان کے لوگ بھیڑیئے جیسے ہوں گے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأتی علی الناس زمانٌ

(تحف ص ۵۸)

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے سامنے ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا کہ اکثر لوگ اس زمانے میں چیرپھاڑ کرنے والے خونخوار بھیڑیئے کی طرح ہوں گے۔ اگر ایک آدھ ایسے نہ ہوں تو دوسرے بھیڑیئے اس کو بھی چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے۔

۱۲۵۔ دین کی تباہی پر افسوس نہ ہوگا

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأتی علی الناس زمان لایبالی الرجل ما تلف من دینہ اذا سلمت لہ دنیاہ (تحف ص ۵۷)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے سامنے ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ دنیا میں خوشحال اور پرآسائش ہوں گے۔ اس وقت انہیں اپنے دین کی تباہی پر کوئی افسوس اور پرواہ نہ ہوگی۔

۱۲۶۔ قرب قیامت دو چیزیں نایاب ہوں گی

اقل مایکون فی اخر الزمان اخ یوثق بہ او درھمٌ من حلالٍ (تحف ص ۵۸)

دو چیزیں کمیاب ترین ہو جائیں گی۔ پہلا ایسا دوست جس پر مکمل اعتماد و بھروسہ کیا جا سکے۔ دوسرا رزق حلال (جس میں ذرہ برابر شک نہ ہو)۔

۱۲۷۔ مومن کی تحقیر کرنے والے کو خدا ذلیل کرتا ہے

لا تحتقروا ضعفاءَ اخوانکم فانہ من احتقر مؤمنا" حقرہ اللہ ولم یجمع بینھما یوم القیامۃ الا انْ یتوبَ (تحف ص ۱۰۶)

تم اپنے کمزور بھائیوں کی تحقیر نہ کرنا۔ جس نے کسی مومن کی تحقیر کی' اللہ تعالٰی اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور روز قیامت ان دونوں کو بہشت میں اکٹھا نہیں کرے گا مگر یہ کہ برادر مومن کو ذلیل کرنے والا توبہ کرلے۔

۱۲۸۔ اپنے بھائی کی رہنمائی کرو

المسلمُ مِرْاۃُ اخِیہِ فاذا رأیتم من اخیکم ھفْوۃ" فلا تکونوا علیہ اِلْبا" وارشدوہُ وانصحوا لہ وترفقو بہ ۔

مسلمان' مسلمان بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر تمہارے بھائی سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو سب مل کر شور و ملامت نہ کرو بلکہ اس کی رہنمائی کرو۔ اس کو نصیحت کرو اور اس کے ساتھ نرمی و اچھے سلوک سے پیش آؤ۔

۱۲۹۔ مومن کی توہین خدا کی توہین ہے

الا ومَنِ اُستَخَفَّ بفقیرٍ مسلم فقد استخفَّ بحق اللہ والله

یستخف بہ یوم القیامتہ الا ان یتوب ۔

فرمایا خبردار، جو شخص کسی مسلمان فقیر کی توہین کرے تو حقیقت میں اس نے اللہ تعالیٰ کی بے احترامی کی ہے۔ اور قیامت کے دن خداوند عالم اس کو ذلیل کرے گا مگر وہ اپنے کئے سے پشیمان ہو کر توبہ کرے۔

۱۳۰۔ بیوی اور چھوٹے بچے کو لب سے چومنا جائز ہے

قال موسی بن جعفر علیہ السلام، لیس القَبلَتہ علی الفم

الا للزوجتہ والولدِ الصُغیرِ (تحف ص ۴۸۱)

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا، بیوی اور چھوٹے بچوں کے علاوہ کسی اور کے لب چومنا جائز نہیں۔

۱۳۱۔ کسی کا ہاتھ چومنا درست نہیں

وقال علیہ السلام لا یقبل الرجل یدالرجل، فان قبلتہ یدہ

کاالصَلاۃِ لہ (تحُف ص ۵۲۸)

اور آنحضرت نے ارشاد فرمایا، ایک مرد کو دوسرے کے ہاتھوں کا بوسہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دینا ایسا ہے جیسا کہ اس کے لئے نماز پڑھتا ہے۔

۱۳۲۔ مؤمن کی پیشانی کا بوسہ لو

قال علیہ السلام اذالقی احدکم اخاہُ فلیقبل موضع النّوِر من جبھتہ (تحف ص۲۶۸)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی اپنے برادر (دینی) سے ملاقات کرے تو اس کی پیشانی کے نورانی مقام (محل سجدہ) کو بوسہ دے۔

۱۳۳۔ مصافحہ کرو

قال صلی اللہ علیہ والہ تصافحوا فان التصافح یذھب السَّخینتہِ (تحف ص۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ایک دوسرے سے مصافحہ کرو کہ مصافحہ کینہ و دشمنی کو دور کرتا ہے۔

۱۳۴۔ اپنے گھر میں داخل ہو تو بیوی بچوں کو سلام کرو

اذا دخل احدکم منزلہ فلیسلّم علی اہلہ' فان لم یکن اھلٌ فلیقل "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِنَا" ویقراء قل ھو اللہ احد حین یدخل منزلہ فانہ ینفی الفقر (تحف ص۱۱۹)

تم میں سے کوئی جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرے۔ اگر گھر والے نہ ہوں تو یوں کہے السلام علینا من ربنا اور گھر میں

داخل ہوتے وقت سورہ قل ھو اللہ پڑھے۔ چونکہ اس کی برکت سے فقرو ناداری دور ہوتی ہے۔

۱۳۵۔ سلام سے پہلے کلام شروع نہ کرو

قال علیہ السلام من بدأ بکلام قبل سلام فلا تجیبوہ تحف ص ۴۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص سلام سے پہلے گفتگو کا آغاز کرے تو اس کا جواب نہ دو۔

۱۳۶۔ اہل وطن سے ہاتھ ملاؤ، مسافر سے گلے ملو

قال علیہ السلام ان تمام التّحیتہ للمقیمِ المصافحتہِ و تمام التسلیم علی المسافر المعانقتہ (تحف ص ۴۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، وطن میں مقیم انسان کے لئے سلام اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب اس سے مصافحہ کرے (یعنی ہاتھ ملائے) اور مسافر سے اس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب اس سے معانقہ کرے (یعنی گلے ملائے۔)

۱۳۷۔ نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا حرام ہے مگر...

وسئل ابوبصیر ابا عبداللہ علیہ السلامؑ ہل یصافح الرجل المرأۃ لیست لہ بذِی محرم ؟ قال: لا، الامن وراءِ

الثّوب (من لایحضر، ج ۴، ص ۳۰۰)

جناب ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ مولاؑ کیا نامحرم عورت کے ساتھ کوئی مرد مصافحہ کرسکتا ہے؟ فرمایا۔ نہیں، مگر جبکہ عورت کا ہاتھ کپڑے کے اندر چھپا ہو۔

۱۳۸۔ مونچھوں کو کٹوانا خوشبو لگانا سنت ہے

اخذ الشارب من النظافۃِ وھو من السنۃِ الطیبُ فی الشارب کرامۃً للکاتبین وھو من السنۃِ ۔

مونچھیں کٹوانا پاکیزگی اور سنت ہے۔ مونچھوں کو خوشبو لگانا کرام الکاتبین کے لئے احترام کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۱۳۹۔ سفید بال نور ہیں

لا تنتفوا الشیبَ فانہ نور ومن شاب شیبۃ فی الاسلامِ کانت لہ نور یوم القیامۃِ ۔

سفید بالوں کو نہیں کاٹنا چاہئے۔ کیونکہ سفید بال نور ہیں۔ جو کوئی دین اسلام کا پابند ہوتے ہوئے بال سفید ہوجائیں تو قیامت کے دن ہر بال نور ثابت ہوگا۔

۱۴۰۔ بال زیادہ ہوں تو شہوت کم ہوتی ہے

فی روایتہٖ اسماعیل بن ابی زیاد عن جعفر بن محمد عن ابیہٖ علیہما السلام قال٬ قال علی علیہ السلام٬ ماکثر شعر رجلٍ قطّ الا قلّت شہوتہ (من لایحضر٬ ج ۳٬ ص ۳۰۳)

اسماعیلؒ بن ابی زیاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس مرد کے بدن پر بال بہت زیادہ ہوں٬ اس کی شہوت (قوت باہ) کم ہوتی ہے۔

۱۴۱۔ دست سوال ہرگز دراز نہ کرے

اِتبّعوا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ قال من فتح علی نفسہ باب مسئلۃٍ فتح اللہ علیہ باب الفقر۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا٬ تم اپنے پیغبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو۔ وہ فرماتے تھے جو شخص سوال کے ایک دروازے کو اپنے لئے کھول دے تو خدا فقر و مفلسی کے (تمام) دروازے اس کے لئے کھول دے گا۔

۱۴۲۔ سائل کے اظہار کرنے سے پہلے حاجت پوری کرو

ولا یکلف المرء اخاہ الطلب الیہ اذا عرف حاجتہ (تحف ص ۱۰۶)

جب کسی کو پتہ چلے کہ اس کا برادر ایمانی اس کے پاس کوئی حاجت

لے کر آیا ہے تو پھر اسے اظہار کی تکلیف نہ دے اور اس کی حاجت پوری کردے۔

۱۴۳۔ سائل کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے

اذا ناو لتم سائلا" شیئا" فسئلوہ ان یدعولکم' فانہ یستجاب فیکم' ولا یجاب فی نفسہ لانھم یکذبون (تحف العقول ص ۱۱۱)

فرمایا' جب سائل کو کچھ دو تو اس سے اپنے حق میں دعا کی درخواست کرو۔ تمہارے حق میں اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس کی دعا اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی کیونکہ مانگنے والے (غالباً) جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۴۴۔ امام حسین علیہ السلام سائل کو دوگنا عطا کیا

جاء رجل من الانصار یرید ان یسئلہ حاجتہ" فقال علیہ السلام یا اخا الانصار صن وجھک عن بذلتہ المسئلتہ وارفع حاجتک فی رقعتہٖ فانی اٰتِ فیھا ماسارّک ان شآء اللہ' فکتب' یا اباعبداللہ ان لفلان علی خمسمأۃ دینار وقد الحّ بی' فکلمہٗ ینظرنی الی میسرۃ' فلما قراء الحسین علیہ السلام الرقعتہ' دخل الی منزلہ فاخرج صرۃ" فیھا الف دینار' وقال علیہ السلام لہ اما خمس مأۃ فاقض

بها دینک واما خمس بِئاَۃِ فاستعن بها علی دھرک

(تُحفُ اَلعقول ص ۲۸۱)

انصار میں سے ایک شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ حاجت اظہار کرنا چاہتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا' اے برادر انصاری اپنی آبرو کو محفوظ رکھو اور اپنی حاجت لکھ کر مجھے دے دو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم کو خوش کردوں گا۔

سائل نے عریضہ میں لکھا "یا ابا عبداللہ' میں فلاں شخص کا پانچ سو دینار کا مقروض ہوں۔ قرض خواہ نے بار بار تقاضا کر کے میرا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ آپ اس سے بات چیت کر کے پیسے ملنے تک مہلت دلا دیجئے۔"

حضرت امام حسین علیہ السلام رقعہ کا مطالعہ کر کے گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ نے ایک تھیلی لا کر اسے دے دی جس میں ایک ہزار دینار تھے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا "پانچ سو دینار سے اپنا قرضہ ادا کردو اور باقی پانچ سو دینار اپنی ضروریات میں خرچ کرو۔"

۱۴۵۔ سب کچھ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے

واخلص المسئلتہِ لربک فان بیدہ الخیر والشرّ والاعطاء والمنع والصلتہ والحرمانِ (من لایحضر' ج ۴' ص ۲۷۶)

اور تم اپنی حاجت کو خلوص دل کے ساتھ اپنے رب کی بارگاہ سے

طلب کرو چونکہ تمام خیر و شر' عطا کرنا یا نہ کرنا' احسان کرنا و محروم کرنا' قادر مطلق ہی کے اختیار میں ہے۔

۱۴۶۔ امام حسین علیہ السلام کی نصیحت

ولا ترفع حاجتک الا الی احد ثلاثۃ الی ذی دین' اومروۃٍ' اوحسبٍ' فاما ذوالدین فیصون دینہ' واما ذوالمروۃ فانہ یستحیی لمروتہ' واما ذوالحسب فیعلم انک لم تکرم وجھک ان تبذلہ لہ فی حاجتک فھو یصون وجھک ان یردک لغیر قضاء حاجتک (تحف العقول ص ۲۸۱)

(حضرت امام حسین علیہ السلام نے مرد انصاری سے مخاطب ہو کر فرمایا) تین افراد کے علاوہ تم کسی کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا۔

(۱) دیندار

(۲) جوانمرد

(۳) خاندانی شریف انسان سے

چونکہ دیندار شخص احکام دین کا پابند ہوتا ہے' اس لئے تمہاری آبرو کی لاج رکھے گا۔

جوانمرد اپنی مردانگی کی وجہ سے تمہیں ناامید واپس کرنے سے شرمندہ ہوتا ہے۔

اور خاندانی شریف انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تم نے اپنی آبرو کو داؤ پر لگا کر نیازمندی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کی خاطر تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا۔

۱۴۷۔ دانتوں سے ناخن نہ کاٹو

ونهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن تقليم الاظفار بالاسنانِ وعن السّواكِ فی الحمامِ و التنخّع فِی المساجدِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دانتوں سے ناخن کاٹنے، حمام میں مسواک کرنے اور مسجدوں میں تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۸۔ کوڑا کرکٹ گھر میں نہ رکھو

وقال لا تبیتوُ القمامتہِ فی بیوتکِم، واَخْرِجوُھاَ نھارا" فانّھا مَقْعدُ الشیطانِ۔

مزید ارشاد فرمایا تم رات کو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع مت رکھو۔ دن ہی میں اسے باہر پھینک دو کیونکہ کوڑا کرکٹ شیطان کی بیٹھک ہے۔

۱۴۹۔ قبلہ کی طرف مت تھوکو

لا یتفلُ المسلم فی القبلتہِ فان فعل ناسیا" فلیستغفر اللہَ

مسلمان کو قبلہ کی طرف نہیں تھوکنا چاہئے۔ اگر غلطی سے ایسا کرلیا تو خداوند رحیم سے مغفرت طلب کرنا چاہئے۔

۱۵۰۔ غذا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولو

غسل الیدین قبل الطعام وبعدہ زیادۃ فی الرزق، غسل الاعیاد طھور لمن اراد طلب الحوائج بین یَدَیِ اللہ عزوجلّ واتبَاعُ السنۃِ (تحف ص ۱۰۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھوں کا دھونا رزق میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ عید کے دنوں میں غسل کرنا، خدای بزرگ و برتر سے طلب حاجت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ نیز یہ عمل سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے۔

۱۵۱۔ گرم غذا میں برکت نہیں

اقروُّ الحارّ حتی یَبْردُ ویمکن فان رسول اللہ قال وقد قرب الیہ طعام حارّ، اقروہ حتی یبرد ویمکن، وما کان اللہ لیطعمنا الحارّ، والبرکۃِ فی البارِدِ، والحار غیر ذی البرکَۃِ (تحف ص ۱۰۵)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا، گرم غذا کو تھوڑی دیر چھوڑ دو تاکہ ٹھنڈی اور کھانے کے قابل ہوجائے۔ چونکہ پیغمبر

اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے گرم کھانا آیا تو آپ نے فرمایا رکھ دو تاکہ کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی گرم کھانا نہیں کھلاتا (یعنی دنیا میں جس قدر غذائیں ہیں، فطری طور پر سرد پیدا کی ہیں) سرد غذا میں برکت ہے جبکہ گرم غذا میں برکت نہیں ہے۔

۱۵۲۔ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاؤ

واذا جلس احدکم علی الطعام فلیجلس جلسۃ العبد ویأکل علی الارضِ، ولایضع احد رجلیہ علی الاُخریٰ ولا یتربّع، فانِہا جلسۃ یبغضہا اللہ ویمقت صاحبہا (تحف ص ۱۱۲)

اور جب تم میں سے کوئی دسترخوان پر بیٹھنا چاہے تو غلام کی طرح (تواضع و احترام کے ساتھ) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھائے۔ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ نہ پالتی مار کر بیٹھو۔ یہ ایسی نشست ہے جسے اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اور اس طرح بیٹھنے والے پر غضب کرتا ہے۔

۱۵۳۔ کھانے سے پہلے نمک کھاؤ

قال امیر المؤمنین علیہ السلام من ابتدأ بالملحِ اذھب اللہ عنہ سبعین داءً لا یعلم الا اللہ (تحف ص ۱۱۶)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی کھانے کو نمک کے

ساتھ شروع کرے تو خداوند عالم ایسی ستر بیماریوں کو اس سے دور کرتا ہے جو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

۱۵۴۔ کھڑے ہو کر پانی مت پیو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لاتشرب احد کم الماء قائما" فانہ یورث الدّاء الذی لادواء لہ الا ان یعافی اللہ (تحف ص ۱۵)

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا جس کے سبب سے ایسی بیماری پیدا ہوتی ہے کہ جس کی دوا نہ ہو، مگر یہ کہ خداوند قادر اسے شفا دے۔

۱۵۵۔ حیوانوں کی طرح پانی مت پیو

ونهى ان يشرب الماء كما تشرب البهائم وقال اشربوا بايديكم فانها افضل اوانيكم -

اور حیوانوں کی طرح پانی پینے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی پیو چلو تمہارے لئے بہترین (قدرتی) برتن ہے۔

۱۵۶۔ جنابت کی حالت میں غذا کھانا مکروہ ہے

عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال، نهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن الاكل على

الجنابۃ' وقال انہ یورث الفقر (من لایحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۲)

امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت کی حالت میں کسی چیز کو کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ عمل فقر کا باعث بنتا ہے۔

۱۵۷۔غذا کھانے کے اوقات عمر میں شمار نہیں ہوتے

روی' اطیلوُ الجلوسَ علی الموائدِ فانّھا اوقات لا تحسب من اعمارکم (الاختصاص' ص ۲۵۲' بحوالہ بحار الانوار)

مروی ہے کہ تم دسترخوانوں پر دیر تک رہا کرو کیونکہ کھانا کھانے کے اوقات تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتے۔

۱۵۸۔ فاسق وفاجر کی تعریف سے پرہیز کرو

وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا مُدِحَ الفاجر اِھتزّالعرشُ وغضب الربّ (تحف العقول ص ۵۰)

حضرت خاتم المرسلین نے ارشاد فرمایا' جب کوئی فاسق و فاجر کی مدح کرتا ہے تو عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے اور پروردگار غضبناک ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ جب کوئی نیکی کرے تو شکریہ ادا کرو

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اتی الیکم معروفا"

فکافوہٗ فان لم تجد وا فاثنوہٗ فان الثناۤء جزاۤء (تحف العقول ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے' اس کا صلہ چکاؤ- اگر ایسا نہ کرسکو تو اس کا زبانی شکریہ ادا کرو کیونکہ شکرگزاری اور قدردانی کا اظہار ایک قسم کا صلہ ہے-

۱۶۰- بڑھاپے میں لالچ اور آرزو جوان ہوجاتی ہیں

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا هرم ابن ادم تشب منہ اثنتان الحرص والاَمَلُ (تحف ص ۶۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جب انسان بوڑھا ہوجاتا ہے تو اس میں دو صفتیں جوان ہوجاتی ہیں- لالچ اور آرزو-

۱۶۱- نوکدار جوتا نہ پہنو

لا تتخذوُا الْمَلَسَّنَ فانہ حذاءُ فرعون وھو اول من حَذا الملَسَّن (تحف ص ۱۰۷)

تم نوک دار جوتا نہ پہنو چونکہ فرعون ایسا جوتا پہنتا تھا- وہ پہلا شخص ہے جس نے اس قسم کا جوتا ایجاد کیا-

۱۶۲- آٹھ سالہ بچے کو نماز کی تعلیم دو

عَلِّمُوا صبیانکم الصلوۃ وخذھم بھا اذا بلغوا ثمانِیَ سِنِیْنَ (تحف)

اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی مشق کراؤ۔ جب آٹھ سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھاؤ۔

۱۶۳- نماز شب کے بارے میں سخت تاکید

قال ابوعبداللہ علیہ السلام لیس من شیعتنا مَنْ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ (کفعمی بلد الامین)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو نماز شب نہیں پڑھتا۔

۱۶۴- نماز شب کے بارے میں مزید تاکید

وقال محمد بن علی الباقر علیہ السلام من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یبیتَنّ الا بِوِتْرٍ (قلب سلیم' ج ۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جو شخص خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے نماز شب پڑھے بغیر پوری رات نہیں گزارنا چاہئے۔

۱۶۵- امام زمانہ علیہ السلام کی تاکید

حضرت ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے ابن بابویہ قمی کو خط

لکھتے ہوئے تین بار تاکید فرمائی وَعَلَیکَ بِصَلٰوۃِ اللّیلِ وعلیک بصلوۃ اللیل وعلیک بصلوۃ اللیل تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو، تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو اور تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو۔

۱۶۶۔ نماز بہترین عمل ہے

اللہ اللہ فی الصلوۃ فانھا خیر العمل اَنھّاَ عماد دینکم ۔

خدارا خدارا نماز کا خیال رکھو۔ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون۔

۱۶۷۔ نماز شب صحت کیلئے مفید ہے

قیام اللیل مصحّۃٌ للبدن، ورضیٌ للرب، وتعرض للرحمتہ وتمسک باخلاق النبیین ۔

نماز شب کے لئے کھڑا ہونا صحت بدن کے لئے مفید اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث اور رحمت خدا شامل حال ہونے کا سبب ہے اور سحرخیزی تمام پیغمبروں کا اخلاق ہے۔

۱۶۸۔ نماز شب کی انتہائی تاکید

وما زال یُوْصِینِی بقیام اللیل حتی ظننتُ ان خیارُ امتی لن ینَاموآ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور خداوند عالم

کی طرف سے بار بار نماز شب کے بارے میں تاکید ہوئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میری امت کے بہترین افراد رات کبھی نہیں سوئیں گے۔

۱۶۹۔ مردانگی کی تعریف

وسئل علیہ السلام مَاالُمروّۃ ؟ فقال لا تفعل شیئا" فی السّرّ تستحیی منہ فی العلانیتہِ (تحف ص ۲۵۰)

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا مردانگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کوئی ایسا کام چھپ کر نہ کرو جس کے ظاہر ہونے پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

۱۷۰۔ حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے...

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکعتانِ مُقتصَدِتانِ فی التّفکرِ خیرٌ من قیامِ لیلتہٍ وَالُقلُبُ سَاہٍ (مکارم ص ۳۶۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دو رکعت نماز درمیانہ انداز سے غور و فکر کے ساتھ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اس نماز کے جو حضور قلب کے بغیر رات بھر پڑھتے رہیں۔

۱۷۱۔ قرض رات بھر کا غم اور دن بھر کی ذلت ہے

قال الامام صادق علیہ السلام اَلدَّیُنُ غمٌّ باللیلِ و ذلٌّ

بِالنَّهارِ (تحف ص ۲۱۷)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا، قرض رات کے لئے غم و فکر اور دن کے لئے ذلت و رسوائی ہے۔

۱۷۲۔ استطاعت کے باوجود قرض نہ دینا کا نتیجہ

ومن احتاج الیہ اخوہ المسلم فی قرضٍ وھو یقدِرُ علیہ فلم یفعل، حرّم اللہُ علیہ ریحَ الجنۃِ (من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان سے قرضہ لینے پر محتاج ہو اور وہ مالی استطاعت بھی رکھتا ہو مگر دینے سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خوشبو تک حرام قرار دے گا۔

۱۷۳۔ سود خوری گناہ کبیرہ ہے

یاعلی، الرِّبا سبعون جزء ا" فاَیسَرُھا مثل ان ینکحَ الرجل امّہ فی بیتِ الحرامِ (من لا یحضر، ج ۴، ص ۲۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا۔ اے علی، سود خوری کے ستر گناہ ہیں۔ سب سے کم گناہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی (نعوذ باللہ) کعبہ کے اندر اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہوا

ہو۔

۱۷۴۔ کنیت سے پکارنا احترام شخصیت ہے

وقال علیہ السلام' اذا ذکرت الرجل وھو حاضرٌ فَکَنِّہٖ و اذا کان غائبا" فسمّہٖ (تحف ص ۵۲۰)

آنحضرت نے مزید فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی موجودگی میں اس کی کنیت سے پکارو۔ اور اس کی غیرموجودگی میں نام کے ساتھ۔ (کنیت سے پکارنا احترام کا اظہار ہے جیسے ابوالحسن وغیرہ)

۱۷۵۔ منجم و کاھن پر یقین نہ کرے

وَنَھٰی اَنْ اِتْیَانِ الْعَرَّافِ' وقال من اتاہ' وصدّقہٗ فقد بریٔ مما انزل اللّٰہ علی محمّدٍ (صلی اللّٰہ علیہِ والہ وسلم)

اور عراف یعنی منجم اور کاھن کی باتوں پر یقین کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں مزید ارشاد ہوا کہ جو کوئی چوری' گمشدگی اور غیبی باتیں بتانے کے لئے' ستارہ شناس (یا کاھن) کو بلائے اور ان کی تصدیق کرے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے ان تمام سے وہ جدا ہوا (یعنی دین سے خارج ہوگیا)۔

رمل' جفراور زائچہ بنانا یا مخصوص طریقے سے فال نکالنا یا طالع نامہ دیکھ کر یہ بتانا کہ فلاں آدمی چور ہے یا مسروقہ مال فلاں جگہ چھپا رکھا ہے۔

یا یہ جو مربع بنا کر اس کے کسی خانے میں سیاہی بھرتے ہیں، پھر کسی بچے کو دیتے ہیں۔ وہ بچہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی چور ہے وغیرہ۔ یا اولاد نہ ہونے یا ہونے کی خبر دینا۔ یا یہ جو کہتے ہیں کہ جن کا پر لگ گیا ہے اور کالی، سفید مرغی یا بکری کاٹو اور گوشت کو تقسیم کرو۔ یہ سب باتیں باتفاق تمام فقہائے عظام کہانت ہے اور حرام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہانت کا کام کرے یا کوئی غیبی باتیں بتانے والے کے پاس جائے تاکہ وہ آئندہ و گزشتہ کے حالات بتادے تو وہ شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خارج ہوگیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہانت کو حرام کمائی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔(گناہان کبیرہ، ج ۲، ص ۹۱)

حضرت امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "تحریر الوسیلہ" میں ارشاد فرماتے ہیں:

عملُ السّحرِ و تعلیمہ و تعلّمہ والتکسُّبُ بہ حرامٌ (مکاسب محرمہ ص ۱۶)

جادو کا عمل سیکھنا، سکھانا اور اس کے ذریعے روزی کمانا حرام ہے۔

اس کے علاوہ حضرت الامام الخوئی مدظلہ العالی "منہاج الصالحین" ج ۲، ص ۸ پر لکھتے ہیں:

الکہانتہ حرام، وھی الاِخبارُ من المغیبات بزعمِ انہ یخبر بھا بعض الجانِّ -

کاھن کا کام کرنا حرام ہے اور وہ غیب کی خبریں بتاتا ہے کہ کوئی جن اُس کو آگاہ کرتا ہے۔

منہاج الصالحین، ج ۲، ص ۹ پر ارشاد فرماتے ہیں:

التَّنجیمُ حرامٌ وھو الاِخبار عن الحوادثِ مثلُ الرُّخصِ والغلاءِ والحرِّ والبرْدِ و نحوھا۔

ستارہ شناسی کا کام حرام ہے۔ یہ وہ خبریں ہیں مثلاً کہا جائے فلاں چیز سستی یا مہنگی ہوگی فلاں دن گرمی یا سردی ہوگی۔ وغیرہ۔

۱۷۶۔ توکل کی تعریف

وسئل علیہ السلام من حدّ التوکّل؟ فقال علیہ السلام، ان لاتخاف احدا" اِلاّ اللہ (تحف ص ۵۲۳)

کسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا (مولا) توکل کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔"

۱۷۷۔ کام کی تکمیل تک راز پوشیدہ رکھے

وقال علیہ السلام، اظھار الشئی قبل ان یستحکِمَ مفسدۃٌ لہٗ (تحف ص ۵۲۴)

اور آنحضرت نے فرمایا، کسی تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اظہار کردینا اس کی خرابی کا باعث ہے۔

۱۷۸- بلاوجہ ہنسنا جہالت ہے

وقال علیہ السلام: من الجھل الضِحکَ من غیر عجَبٍ

آنحضرت نے فرمایا، کسی قسم کے تعجب کے بغیر ہنسنا عین جہالت ہے۔

۱۷۹- کھڑے ہو کر جوتا نہ پہنو

ونھی ان یمشیِ الرّجل فی فردِ نعْلٍ، اوانْ ینْتعِلَ وھو قائمْ (من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۳)

اور ایک جوتی پہن کر راستہ چلنے یا کھڑی حالت میں جوتی پہننے سے منع فرمایا۔

۱۸۰- جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان نہ کرے

ونھی انْ یکذّبَ الرّجَلِ فی رؤیاہ متعمدا" وقال یکلّفہ اللہ یومَ القیامتہِ ان یعقدَ شعیرۃ" وما ھو بِعاقِدٍ -

اور آدمی کو جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرنے سے منع فرمایا۔ اس بارے میں مزید ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے جو کے ایک دانے کو گرہ لگایا جائے لیکن وہ ایسے (ناممکن) عمل کو انجام نہیں دے سکتا۔

۱۸۱- جانور کو زندہ جلانا ممنوع ہے

ونهی ان یّحرقَ شیٔ من الحیوانِ بالنارِ (من لا یحضرہ)

کسی زندہ جانور کو یا اس کے اجزاء بدن کو آگ پر جلانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲- مرغ کو برا نہ کہو

ونهی عن سبّ الدیکِ وقال انہ یوقظُ للصّلاۃِ۔

اور مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ سوئے ہوئے انسان کو نماز کے لئے خواب (غفلت) سے بیدار کرتا ہے۔

۱۸۳- چغل خوری کرنا اور سننا حرام ہے

ونهی عن النّمیمۃ والاستماعِ الیها وقال لا یدخل الجنۃ قتاتا" یعنی نمّاما" (من لا یحضرہ الفقیہ)

اور چغل خوری کرنے اور اس کو سننے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۸۴- جھوٹی قسم کا برا انجام

ونهی عن الیمین الکاذبۃ وقال انها تترک الدّیارَ بلاقعِ

اور جھوٹی قسم کھانے سے منع فرمایا چونکہ اس سے آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔

۱۸۵- مسواک کے بارے میں تاکید

وما زالَ یوصِینی بالسِّواکِ حتّیٰ ظننتُ انّہ سیجعلہٗ فریضتہ"

(من لا یحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' مسواک کے بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے مسلسل تاکید ہوئی ہے- یہاں تک کہ میں سوچنے لگا کہ یہ میری امت پر واجب قرار دے دی جائے گی-

۱۸۶- امانت و نصیحت اور مشورت کی تاکید

وقال علیہ السّلام اعلم ان ضَارِبُ علیّ علیہ السلام بالسَیفِ' وقاتلہ لو ائتمنی' واستنصَحَنی' و استشارنی' ثم قبلتَ ذالک منہ' لادیّتُ الیہِ الامانۃَ (تحف ص ۴۳۶)

یہ جان لو کہ اگر حضرت علی علیہ السلام پر تلوار چلانے والا' اور ان کا قاتل بھی میرے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہے' یا مجھ سے نصیحت چاہے' یا مجھ سے مشورت طلب کرے تو میں اس کے تمام مطالبات قبول کروں گا- میں ضرور اس کی امانت اسے لوٹاؤں گا- (اور نصیحت و مشورت میں اس کی درست رہنمائی کروں گا)

۱۸۷- پانچ آدمیوں کی بری صفات

وقال علیہ السلام' لیس لبخیل راحۃ' ولا لحسود لذۃ'

ولا لملوک وفاءٌ ولا لکذوب مُرّوۃٌ ۔

آنحضرت نے فرمایا' بخیل کے لئے سکون و آرام نہیں۔ حسد کی آگ میں جلنے والے کو زندگی کی لذت نہیں۔ بادشاہوں کے وفا نہیں' جھوٹے کو مروت و انسانیت نہیں۔

۱۸۸۔ دنیا کی مثال

یا ھشام مثل الدّنیا مثل ماءِ البحرِ کُلّما شرِبَ منہُ العطشانِ ازدادَ عطشہُ حتّیٰ یقتلہُ (تحف ص ۳۶۲)

فرمایا: اے ہشام' دنیا اس سمندر کے پانی کی مانند ہے۔ جس سے جتنا زیادہ پیا جائے' پیاس بڑھتی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہی پانی اسے جان سے مار دے گا۔

۱۸۹۔ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں

قال امیر المؤمنین علیہ السلام' یا بُنَیَّ الرزقُ رزقانِ' رزقٌ تَطلُبہٗ ورزقٌ یطلُبکَ' فکم رأیت من طالبٍ متعبٍ نفسہٗ مقتر علیہ رزقہ و مُقْتَصِرٍفی الطلّب ساعدتہ المقادیر ۔

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا' اے بیٹا رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رزق جس کو تیری تلاش ہوتی ہے۔ جہاں تم ہوتے ہو' وہیں پہنچتا ہے۔

دوسرا وہ رزق ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ (دیکھو) میں بہت سے جفاکش و محنتی افراد کو دیکھ چکا ہوں کہ دن رات روزی کی تلاش میں پھرتے ہیں، باوجود اس کے معیشت کی تنگی سے پریشان حال ہوتے ہیں اور میں نے ایسے افراد کو بھی دیکھا ہے جو اپنی معیشت کو درست کرنے میں زیادہ محنت نہیں کرتے پھر بھی جتنا مقدر ہے، ملتا رہتا ہے۔

۱۹۰۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھو

یا نبیّ، ماخلق اللہ عزوجل اَحسَنَ من الکلامِ، ولا اَقْبَحَ منہ، بالکلام ابیضّتِ الوجوہ و بالکلام اسودّتِ الوجوہ، فاخزن لسانک کما تخزَنُ ذھبک و ورقک (من لا یحضر ج ۴، ص ۲۷۷)

اے میرے فرزند (محمد بن حنفیہ) خداوند بزرگ و برتر نے کلام سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بدتر کوئی دوسری چیز پیدا نہیں کی۔ یہ کلام ہی ہے جس کی بدولت انسانی چہرے سیاہ و سفید ہوتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جیسا کہ تم اپنا سونا و چاندی ذخیرے کے طور پر محفوظ رکھتے ہو۔

۱۹۱- دنیا کا لالچی ریشم کے کیڑے کی مانند ہے

قال ابوعبداللہ علیہ السلام، مثل الحریص علی الدنیا مثلُ دُودَۃِ القزِّ کلّماَ ازْ دادَتِ من القزِّ علی نفسِھا لفّاً" کان اَبعَدَ لَھَا من الخرُوجِ حتّیٰ تموتَ غَمّاً" (حیات امام جعفر صادق، ص ۳۶۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دنیا کا لالچی اس ریشم کے کیڑے کی مانند ہے جو اپنے اردگرد تاریں لپیٹتا جاتا ہے اور جوں جوں تار لپیٹتا جاتا ہے، اس کا حلقہ تنگ ہوتا جاتا ہے اور پوٹلی سے نکالنا دشوار تر ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ نکلنے کا سوراخ بھی بند ہوجاتا ہے اور آخرکار اسی میں غصے سے مرجاتا ہے۔

۱۹۲- سچے دوستی کی نشانی

قال الصادق علیہ السلام اذا اردتَ ان تعلمَ صحتہ مَاعِنْدَ اَخِیکَ فاغضِبہُ فان ثبت لک علی المودّۃِ فَھُوَ اخِیکَ وَالّاَ فلاَ (تحف العقول ص ۳۱۴)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اپنے بھائی کے خلوص اور صفائے قلب کا اندازہ لگانا چاہو تو اسے غصہ دلاؤ۔ اگر غضب کی حالت میں بھی تیری محبت کے راہ میں ثابت قدم رہا تو سمجھ وہ تمہارا

سچا بھائی ہے، ورنہ نہیں۔

ولا تعتدّ بمودةِ احدٍ حتیٰ تغضبہٗ ثلاثَ مرّاتٍ (تحف ص ۳۱۴)

مزید ارشاد فرمایا کسی کی دوستی کا امتحان لینے کے لئے اسے کسی اور طریقے سے آزمائش نہ کرنا مگر یہ اسے تین دفعہ غصہ دلاؤ (پھر بھی وہ ثابت قدم رہے تو سمجھ لو اس کی دوستی قابل اعتبار ہے۔)

۱۹۳۔ برادر دینی کے حق ادائی کے طریقے

قال علیہ السلام، اَلتوا صُلَ بینَ الاخوانِ فی الحضَرِ التّوازُرُ، والتوا صلَ فی السَّفَرِ المکَاتبَۃِ (تحف ص ۳۱۵)

برادران دینی سے تعلقات برقرار رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وطن میں موجود ہوں تو ایک دوسرے کی زیارت کریں اور حالت سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

۱۹۴۔ بیس سالہ دوستی رشتہ داری ہے

قال علیہ السلام، صحبۃ عشرین سنۃ قرابۃٌ (تحف ۳۱۵)

نیز آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا، بیس سالہ (لمبی مدت کی) دوستی و رفاقت، رشتہ داری ہے۔

۱۹۵- سچا دوست

وقال علیہ السلام، اَحَبُّ اخوانی اِلیَّ من اَھدیٰ اِلیَّ عیوُبی -

اور آنجناب نے ارشاد فرمایا، میرے نزدیک سب سے پیارا دوست وہ ہے جو میرے عیوب و نقائص کو میرے سامنے ہدیہ کے طور پر پیش کرے۔

۱۹۶- بڑے بھائی کا مرتبہ

قال علیَ بنَ موسیَ الرضا علیہ السلام، الاخُ الاکبرُ بمنزلتہِ الاَبِ (تحف ص ۵۲۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، بڑا بھائی باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔

۱۹۷- تین دن سے زیادہ دوستی منقطع نہ کرو

ونھی عَنِ الھِجرانِ، فمن کان لاُبدّ فاعِلا" فلا یَھجُرُ اخاہُ اکثر من ثلاثتہِ ایّام، فمن کان مُھاجِرا" لاخیہِ اکثرُ من ذالکَ کانتَ النّارُ اَولیٰ بِہٖ (تحف العقول)

برادران دینی کے ساتھ تعلقات منقطع کرتے ہوئے جدائی اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ اگر ایسا کئے بغیر چارہ نہیں تو اس صورت میں تین دن سے زیادہ الگ تھلگ نہ رہے۔ اگر کوئی شخص تین دن مسلسل اپنے برادر دینی سے جدا رہا تو اس کے لئے آتش جہنم سزاوار ہے۔

۱۹۸- مردِ کی خوش نصیبی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سَعادۃِ اَلمرءِ ان لاتحیضَ اِبنَتہُ فِی بیتہِ۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مرد کی خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی بیٹی اس کے گھر میں ماہواری سے دوچار نہ ہو۔ (یعنی ماہواری آنے سے پہلے اس کی شادی ہونا اور شوہر کے گھر پہنچنا باپ کی خوش قسمتی ہے)

۱۹۹- میری امت کی بہترین عورت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، افضل نساءِ امتی اصبَحُھُنَّ وجھا" واقَلُّھُنَّ مھْرا" (من لایحضر، ج ۳، ص ۲۴۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، میری امت کی عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہی ہے جس کا چہرہ حسن و جمال سے روشن ہو اور حق مہر سب سے کمتر ہو۔

۲۰۰- دلھن گھرِ میں داخل ہونے کے آداب

روی عن ابی سعید الخدری قال اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ، علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال

یاعلی اذا دخلتِ العروسَ بیتک فاخلع خُفیھا حینَ تجلس

واغسلْ رجلَیھا وصب الماۤءَ من بابِ دارِکَ اِلیٰ اَقصیٰ

دارکَ (من لا یحضرہٗ الفقیہ ج ۳ ص ۳۵۸)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مخاطب ہو کر یوں وصیت کی' اے علی (علیہ السلام) جب دلھن تمہارے گھر میں داخل ہو جائے تو بیٹھنے کے بعد اس کے پاؤں سے جوتیاں اتارو' اس کے دونوں پاؤں دھوؤ' اور اس پانی کو گھر کے دروازے سے لے کر گھر کے آخر تک چھڑکو۔ مزید فرمایا۔

فانک اذا فعلت ذالک اخرج اللہ من دارک سبعینَ الفَ

لَونٍ من الفقرِ وادخلَ فیھا سبعینَ الفَ لونٍ من البرکۃِ

وانزل علیک سبعین رحمۃ ترفرف علی راۤس العروسِ

حتی تنال برکتھا کل زاویۃٍ فی بیتِکَ وتاۤمن العروسُ من

الجنُونِ والجُذامِ والبرصِ ان یصیبھا مادامت فی تِلکَ

الدّار (من لا یحضرہٗ ج ۳ ص ۳۵۸)

پس جب تم یہ عمل کر لو گے تو خداوند عالم تمہارے گھر سے ستر ہزار مختلف اقسام کی ناداری و فقیری کو باہر نکال دے گا۔ اور ستر ہزار گوناگوں

برکتیں داخل کرے گا۔ اور پھر ستر رحمتیں دلھن پر نازل فرمائے گا۔ اور یہ رحمتیں گھر کے ہر کونے تک پھیل جائیں گی اور دلھن دیوانہ، جذام اور برص جیسے امراض سے جب تک اس گھر میں رہائش پذیر ہے، محفوظ رہے گی۔

۲۰۱۔ دلھن ایک ہفتہ چار چیزوں سے پرہیز کرے

وامنع العروسَ فی اُسبوعِہا من الاَلْبانِ، والخلِّ، وَالْکُزْبَرَۃِ، والتُفّاحِ الحامِضِ۔

اور دلھن کو پہلے ہفتے میں دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں، سرکہ، دھنیا اور کھٹا سیب کھانے سے منع کرو۔

۲۰۲۔ ہر ماہ یکم اور پندرھویں کی رات ہم بستری نہ کرے

یاعلیؑ لاتجامع اھلک لیلۃِ النّصفِ ولا لیلۃِ الھلالِ اَمَا رأیتَ المجنونَ یصرَعُ فِی لیلۃِ الھِلالِ ولیلۃِ النّصفِ کثیرا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ، شب اول ماہ "چاند رات" اور شب نصف ماہ "پندرھویں کی رات" ہم بستری نہ کرنا۔ کیا

آپ نے دیکھا نہیں کہ مرگی کے مریض عموماً مہینے کی یکم اور پندرہویں کی راتوں میں بے ہوش ہوتے ہیں۔

۲۰۳۔ صرف پہلی رمضان کی رات ہم بستری مستحب ہے

وقال علی علیہ السلام، یستحب للرجل ان یأتی اہلہ اول لیلتہ من شہر رمضان یقول اللہ عزوجل اُحِلَّ لکم لیلتہ الصیام الرّفث الی نسآءِ کم، والرّفثُ المجامعتہ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷)

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، مرد کے لئے سنت ہے کہ پہلی رمضان کو اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے چونکہ اس بارے میں خداوند بزرگ و برتر کا قول ہے۔

ترجمہ: "تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا ہے۔"

اور فرمایا، اس آیت شریفہ میں "رَفث" سے مراد ہم بستری ہے۔

۲۰۴۔ حمل ساقط ہو جائے گا

روی سلیمان بن جعفر الجعفری عن ابی الحسن موسی بنِ جعفر علیہ السلام قال، سمعتہ یقول من اَتیٰ اہلہ فی مِحَاقِ الشّمسِ فَلْیُسَلِّم لسقطِ الولدِ (من لایحضرہ ج ۳،

ص ۲۵۵)

سلیمان بی جعفر الجعفری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جو شخص تحت الشعاع (یعنی اٹھائیسویں کی رات) اپنی بیوی سے ہم بستری کرے' تو یقیناً وہ حمل ساقط ہو جائے گا۔

۲۰۵۔ قمر برج عقرب ہوتے ہوئے شادی نہ کرے

روی محمد بن حمران عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تزوّج والقمر فی العقرب لم یَرَالْحُسْنیٰ (من لا یحضرہ' ج ۳' ص ۲۵۰)

محمد بن حمران نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا' جو شخص قمر برج عقرب میں داخل ہونے پر ازدواج کرے' تو اس میں کبھی اچھائی نظر نہ آئے گی۔

۲۰۶۔ بچّہ دیوانہ ہوگا

قال الصادق علیہ السلام لا تجامع فی اول الشھر ولا فی وسطہ' ولا فی اخرہ' فان فعل ذالک فلیسلّم لسقطِ الولد' فان تمّ اوشکُ ان یکونَ مجنونا" الاٰ تریٰ ان

المجنون اکثرما یُصْرَعُ فی اولِ الشھرِ و وَسَطِہٖ وَاٰخرہٖ

(من لایحضرہٗ ج ۴، ص ۲۵۵)

حضرت امام الصادق علیہ السلام نے فرمایا (قمری) مہینے کی پہلی، پندرھویں اور آخری تاریخ کو ہم بستری نہ کرنا۔ اگر ایسا کیا تو حمل ساقط ہوجائے گا۔ اور اگر تام الخلقت (مکمل انسان کی شکل و صورت) پیدا ہوا بھی تو جلد دیوانہ ہوگا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا مجنوں پر اکثر اوقات مہینے کی پہلی، وسط اور آخری تاریخ کو دورہ پڑتا ہے۔

۲۰۷- بچہ ہیجڑا ہوگا

یا علی لاتجامعْ امرأتک بشھوۃِ امرأۃٍ غیرھا، فانی اخشیٰ اِنْ قضیٰ بینکما ولد ان یکونَ مُخنثاً" اومؤنثا" مُخَبّلا"

(من لایحضرہٗ ج ۳، ص ۳۵۹)

اے علی (علیہ السلام) کسی اجنبی عورت کو تصور میں لاکر اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان کوئی بچہ پیدا ہوا تو ہیجڑا یا دیوانہ ہوگا۔

۲۰۸- ایک کپڑا دونوں استعمال نہ کریں

یا علی، لاتجامع امرأتک اِلاّ ومعک خرقتہٗ ومع اھلک خرقتہٗ ولا تمسّحا بخرقۃٍ واحدۃٍ، فتقع الشّھوۃُ علی

الشھوۃِ، فان ذالک یعقّبُ العداوۃَ بینکُما، ثم یُؤدّیکما الی الفُرقتہِ والطّلاقِ۔

اے علی (علیہ السلام) تم اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کرنا، جب تک تمہارے پاس علیحدہ کپڑا ہو، تمہاری بیوی کے پاس علیحدہ۔ اور تم دونوں ایک ہی کپڑا استعمال نہ کرنا۔ اس لئے کہ دونوں کی خواہشات یکجا ہوسکتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں حتمی طور پر تم دونوں کے درمیان عداوت پیدا ہوگی۔ اور بالآخر جدائی اور طلاق تک نوبت آجائے گی۔

۲۰۹۔ بچہ حافظ قرآن ہوگا

یا علی علیک بالجماع لیلتہِ الاثنینَ، فانہ ان قضی بینکما ولدً یکونُ حافظا" لکتابَ اللہ رٰاضیا" بما قسّمَ اللہُ عزوجل لہ (من لایحضرہٗ الفقیہ، ج ۳، ص ۳۶۰)

اے علی، (علیہ السلام) اگر تم نے شب پیر جماع کیا تو اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوگی، وہ حافظ قرآن اور اللہ عزوجل کی تقسیم پر راضی رہنے والا ہوگا۔

۲۱۰۔ بچّہ مشہور عالم ہوگا

وانْ جامعتَہا یوم الجمعتہِ بعد العصرِ فقضیٰ بینکُما ولدٌ فانہ یکون معرُوفا" مشھورا" عالِما" (من لایحضرہٗ ج ۳،

ص ۳۶۰)

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے جمعہ کو عصر کے بعد جماع کیا تو تمہارے درمیان پیدا ہونے والا بچہ مشہور عالم ہوگا۔

۲۱۱- بچہ ابدال بنے گا

وان جامعتَها لیلتہِ الجمعتہِ بعدَ العشآءِ الاٰخِرۃِ فانہ یرجی ان یکونَ الولد من الاَبدالِ انشاءَ للہُ تعالیٰ۔

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے شب جمعہ عشاء کے بعد جماع کیا تو امید ہے کہ ہونے والا بچہ ابدال (اپنے زمانے کی مقدس ترین ہستی) میں سے ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۲۱۲- بچہ زبردست خطیب ہوگا

یا علی' وان جامعتَہا لیلتہِ الجمعتہِ وکان بینکما ولد فانہ یکون خطیبا" ' قوّالا" ' مُفوّھا"

اے علی' اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ شب جمعہ جماع کرو گے تو تمہارے درمیان جو بچہ پیدا ہوگا وہ زبردست خطیب اور متکلم اور شیریں بیان ہوگا۔

۲۱۳- ہم بستری کے وقت کی دعا

یا علی' اذا جامعتَ فقلُ (بسْمِ اللہِ اللّٰھمّ جنّبنا الشّیطان

و جَنِّبِ الشَّیطانَ ما رَزَقتَنِی) فان قضی ان یکون بینکما ولد لم یضرہ الشیطانُ ابدا"۔

اے علی (علیہ السلام) جب تم ہم بستری کرو تو یہ دعا (جو اوپر بریکٹ میں لکھی ہے) پڑھو۔ اگر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اولاد سے نوازے، تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر اور شر سے محفوظ رہے گی۔

۲۱۴۔ ان وصیتوں کو یاد کرلو

یا علیؑ لا تجامعْ اھلکَ فی اوّلِ ساعۃٍ من اللیلِ، فانہ ان قضیٰ بینکُما ولدٌ لا یؤمَن ان یکون ساحرا" مؤثرًا الدُّنیا علیَ الاخرۃِ، یا عَلیُّ اِحفِظْ وَصِیّتی ھذِہٖ کما حَفِظتُھا عن جبرئیلَ علیہ السلامُ (من لا یحضرہ ج ۳، ص ۳۶۱)

اے علی (علیہ السلام) اپنی بیوی کے ساتھ رات کی ابتداء میں جماع نہ کرنا۔ پس اگر اس کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا، تو وہ جادوگر ہوگا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا ہوگا۔

اے علی (علیہ السلام) میری ان وصیتوں کو یاد کرلو، جس طرح میں نے جبرئیل سے یاد کی ہیں۔

۲۱۵۔ بیوی بچے مرد کے اسیر ہیں

وقال (علی) علیہ السلام، عیالُ الرّجلِ اُسرآؤہٗ، واَحبّ

العباد الی اللہ عزوجل احسنهم صُنعاً" الی اسرآئہ (من لایحضرہ ج ۳، ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا، بیوی بچے مرد کے ہاتھوں اسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس خداوند عالم کے نزدیک سب سے پسندیدہ شخص وہی ہے جو اپنے گھر کے قیدیوں کے ساتھ بہترین سلوک روا رکھے۔

۲۱۶۔ بیوی بچوں کے اخراجات میں تنگی نہ کرے

قال ابوالحسن موسی بن جعفر علیہ السلام، عیالُ الرجل اُسَرَاؤہٗ فمن انعم اللہ علیہ نعمتہ" فلیوسّع علی اُسَرَائہٖ فَاِنْ لَمْ یفعَلْ اَوْشَکَ اَنْ تزُوْلَ تِلْکَ النّعمَتہِ (من لایحضرہٗ ج ۳، ص ۳۶۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اہل و عیال مرد کے اسیر ہیں۔ پس (جسقدر) اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نعمت و دولت سے نوازا ہے (اسی حساب سے) ان کے اخراجات کو وسعت دے۔ اگر ان کو تنگی و سختی سے دوچار کیا تو اس صورت میں تمام نعمتوں سے محروم ہو سکتا ہے۔

۲۱۷۔ عورت بیچ راستے سے نہ چلیں

و ذکر النّسآء عند ابی الحسن علیہ السلام فقال، لا

ينبغي للمرأةِ انْ تمشيْ في وَسَطِ الطَّرِيْقِ ولكنّهَا تمشي الىٰ جانبِ الْحائطِ - (من لا يحضره الفقيه)

حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عورتوں کے متعلق ذکر ہوا۔ تو فرمایا' عورتوں کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ وہ بیچ راستے سے گزریں بلکہ ایک طرف دیوار کے ساتھ ساتھ چلیں۔

۲۱۸۔ عورتیں تشیع جنازہ نہ کریں

ونهى عن اِتّباعِ النساءِ الجنائزِ اور عورتوں کو تشیع جنازہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بحوالہ بالا)

۲۱۹۔ نافرمان بیوی کا انجام

وقال النبّى صلى الله عليه واله وسلم اَيّمَا اِمْرأةٍ اذّتْ زوجَهَا بلسانِها لَمْ يقبلُ اللهُ عزّوجلّ منها صَرْفا" ولا عَدْلا" ولا حَسَنته" مِّنْ عملِهَا حتّى ترضِيهِ وان صامَتْ نهارَهَا وقامَتْ ليلهَا واَعْتقَتِ الرِّقابَ و حَمَلَتْ على جيادِ الخَيْلِ في سبيلِ اللهِ وكانتْ فى اوّلِ مَنْ يردُهُ النارِ وكذالك الرّجل اذا كان لهَا ظالما" (مكارم الاخلاق' ص ۳۶۹)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو عورت

اپنے شوہر کو زبان سے تکلیف پہنچائے' اس کا کوئی عمل اور نیکی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرے۔ اگرچہ رات بھر نماز پڑھی جائے اور دن بھر روزہ رکھا جائے اور بندگان خدا کو غلامی سے آزاد کرے۔ اور وہ راہ خدا میں جہاد بھی کرے۔ (ان اعمال کے باوجود) وہ آتش جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ اور ہو بہو یہی حشر اس شوہر کا ہوگا جو اپنی بیوی پر ستم ڈھائے (اور ناروا سلوک کرے)۔

۲۲۰۔ بلند مرتبہ شوہر

الاٰ ومَنْ صبَرَ علی خُلْقِ اِمْرأۃٍ سَیِّئتہٖ الخُلْقِ واحتسبَ ذٰلِکَ عندَ اللہ اعطاہُ اللہ ثوابَ الشّاکِرِیْنَ (مکارم الاخلاق' ص۳۷۱)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو! جو شخص اپنی بد خلق بیوی کی بد اخلاقی پر صبر کرے۔ اور خداوند جلیل کی خوشنودی کی خاطر اس سے درگزر کرے' تو خدا اس کو اپنے "شکر گزار بندوں" کا ثواب عطا فرمائے گا۔

۲۲۱۔ فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے

ونھیٰ عن اجابتہِ الْفاسقینَ اِلیٰ طعَامِھِمْ (مکارم الاخلاق'

ص ۳۵۶)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق و گنہگار لوگوں کی کھانے کی دعوت قبول کرنے (اور دسترخوان پر حاضری دینے) سے منع فرمایا۔

۲۲۲- شہد کی مکھی کو نہ مارو

وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النَّحْلِ وَنَهٰى عَنِ الْوَسَمِ فِي وُجُوْهِ الْبَهَائِمِ (مکارم الاخلاق، ص ۳۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی قتل کرنے اور جانوروں کے منہ کو داغنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳-خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا جائز نہیں

ونهى انْ يَحْلِفَ الرجلُ بغيرِ اللّٰهِ وقال من حَلَفَ بغيرِ اللّٰه فليسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شيءٍ (مکارم الاخلاق، ص ۳۶۰)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند عالم کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ قسم شرعی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کا ذمہ بری نہیں ہوتا۔

۲۲۴- مزدور کام پر لگانے سے پہلے اجرت معین کرے

ونهى انْ يُسْتعمَلَ اَجِيرٌ حتى يعلمَ ما اُجْرَتُهٗ (مکارم الاخلاق،

ص ۳۶۱)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مزدور کی اجرت معین کرنے سے پہلے اس کو کام پر لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۔ بیمار کا معالجہ اور حاجت پوری کرو

ومن سعی لمریضٍ فی حاجتہٖ قضاھا اولم یقضھا خرجَ من ذنوبہٖ کیومِ ولدتہ امہ فقالَ رجلٌ مِنَ الانصارِ بابی انتَ وامّی یارسولَ اللہِ فانکانَ المریضُ مِن اھلِ بیتہ افلا یکونُ ذالِکَ اعظمُ اجرا" اِذا سعیٰ فی حاجتہٖ اھلِ بیتہٖ؟ قال نعم (مکارم الاخلاق، ص ۳۷۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بیمار کی حاجت یا ضرورت پوری کرنے کے لئے کوشش کرے، خواہ اس کام میں وہ کامیاب ہو یا نہ ہو، وہ گناہوں سے ایسا پاک و پاکیزہ ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بچہ۔ انصار میں سے کسی صحابی نے سوال کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، وہ بیمار اگر اس کے گھر کے افراد میں سے ہو، کیا پھر بھی اسی قدر بہت بڑے ثواب کا مستحق قرار پائے گا؟ جبکہ وہ اپنے گھر والوں کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں!

۲۲۶- قرآن کی کونسی آیت بزرگ تر ہے؟

قال ابوذر قلتُ یا رسولَ اللہ‘ ایُّ اٰیتہٍ انزلھاَ اللہ علیکَ اَعظَمُ؟ قال صلی اللہ علیہ وآلہ اٰیتہُ الکُرسیِّ (مکارم الاخلاق‘ ص ۴۸۸)

جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا‘ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی ہوئی آیات میں سے کونسی آیت بزرگ تر ہے؟ فرمایا آیت الکرسی۔

۲۲۷- سخاوت کی فضیلت

و روی انّ قوما" اُساریٰ جِیَٔ بھِمْ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ والہ فامرَ امیرُ المؤمنینَ علیہِ السلامُ بضربِ اعناقِھِمْ ثمّ امرَ بِافرادِ واحدٍ مِنْھُمْ ان لاّ یقتلہُ فقال الرجل! لِمَ افردْتنَی مِنْ اصحابی والجنایتہُ واحِدَۃٌ؟ فقال ان اللہ عزوجَلّ اوصی الَیّ اِنکَّ سَخِیٌّ قومِکَ وَ (ان) لا اَقتُلکَ‘ فقال الرجل فَانی اشھدُان لاّ الٰہَ اِلااللہ‘ وانک رسولُ اللہ‘ قال‘ فَقادَہُ اِلیَ الجنّتہِ (الاختصاص‘ ص ۲۵۳)

مروی ہے ایک گروہ اسیری کی حالت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اتنے میں آنحضرت نے حضرت

امیر المومنین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کے سروں کو بدن سے جدا کریں۔ پھر ان میں سے ایک قیدی کے بارے میں حکم صادر فرمایا کہ اس کو قتل نہ کریں۔ پس (تعجب کی حالت میں) اس آدمی نے عرض کیا، آپ نے مجھے اپنے ساتھیوں سے کیوں الگ کردیا حالانکہ ہم سب کا جرم ایک ہی نوعیت کا ہے؟ آپ نے فرمایا، بے شک خدائے عزوجل کی جانب سے میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم کو قتل سے مستثنیٰ قرار دوں چونکہ تم اپنے ساتھیوں کے درمیان سب سے زیادہ سخی ہو۔ اس قیدی نے فوراً کہا، بے شک میں گواہی دیتا ہوں سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ (سبحان اللہ)

۲۲۸۔ عمل خیر میں اسراف نہیں

روی، لَوْ عمل طعامَ بمأةِ الفِ دِرهمٍ، ثُمَّ اکَلَ مِنْہُ مؤمنٌ واحدٌ لم یعدَّ مُسرِفاً" (الاختصاص (شیخ مفید)، ص ۲۵۳)

روایت ہے کہ اگر کوئی ایک لاکھ درھم خرچ کرکے کھانا تیار کرے مگر ایک ہی مومن حاضر ہوکر کھانا کھائے (تو میزبان کا) اسراف کرنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔

۲۲۹۔ سخاوت کا انجام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لِعَدِیِّ بنِ حَاتِم

ان اللہ دفع عن ابیکَ العذابَ الشدیدَ لسخاءِ نفسِہٖ (الاختصاص (شیخ مفید)، ص ۲۵۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حاتم (طائی) کے بیٹے عدی کو فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ خدائے رحیم نے تمہارے باپ سے سخت عذاب اس لئے اٹھایا کہ وہ سخی النفس تھا۔

۲۳۰۔ موسیٰؑ کی اطاعت اور فرعون کی مخالفت کرو

قال امیرُ المؤمنین علیہ السلام، طُوبیٰ عن عصٰی فرعونَ ھواہَ و اَطاعَ موسیٰ تقواہُ او عقلہٗ (غرر و درر آمدی۔ ج۔ ۴۔ ص ۴۹)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ مرحبا اس شخص کے لئے جو فرعون جیسی "نفسانی خواہشات" کی مخالفت کرے۔ اور موسیٰ کے مانند "عقل و تقویٰ" کی اطاعت کرے۔

۲۳۱۔ مومن بھائی کو غصے میں "اف" تک نہ کہو

قال الصادق علیہ السلام اذا قالَ المؤمن لاخیہِ اُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلایتہٖ، و اذا قال انتَ عدوّی کفراَحدُھُما، ولا یقبل اللہ من مؤمنٍ عملاً" و ھو یضمِرُ علی اخیہِ سوءًا" (بحار، ج۔ ۷۵، ص۔ ۲۶۱)

جب کوئی مومن اپنے دینی بھائی سے غصے کی حالت میں "اف" کہے اور منہ پھیرے تو اس سے ولایت (یعنی اخوت کا عہد و پیمان) منقطع ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مومن اپنے برادر دینی سے کہتا ہے "تم میرے دشمن ہو" تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ اور خدا کسی مومن سے کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جبکہ اس کے دل میں دوسرے مومن کی "بدنیتی" پوشیدہ ہو۔

۲۳۲۔ دھوکہ اور ملاوٹ سے نقصان پہنچانے والا

و قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیسَ مِنّاّ من غَشّ مُسْلما" اَوْضرہٗ او مٰاکرہٗ (تحف ص۔۴۵)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کو (ملاوٹ سے) دھوکہ دیا یا اس کو ضرر پہنچایا یا اس کے ساتھ چالبازی کی تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۳۳۔ لوگ جسکی زبان سے ڈر جائیں وہ جہنمی ہے

یا علی اُوصِیکَ بوصیتہٍ فاَحفِظھاً فلا تزالُ بخیرٍ ما حفظتَ وَ صیتّی یا علیّ منْ خاَفَ النّاسِ بلسانہٖ فھوَ من اھلِ النّارِ (من لا یحضرہ الفقیہ' ج۔۴' ص ۲۵۴)

اے علی (علیہ السلام) میں کچھ وصیتیں کرنا چاہتا ہوں ان کو یاد رکھو

اور ان پر عمل کرو جب تک میری سفارشات پر عمل کرتے رہو گے دوجہاں کی خیروخوبی تمہارے شامل حال رہے گی۔

اے علی (علیہ السلام) جس کی زبان سے لوگ خوفزدہ ہوں (یعنی بدزبانی وبداخلاقی سے) وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

الحمدللہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۹۸ء کو جلد اول کتاب
"نوادرالاحادیث" بخیر اختتام ہوئی۔

فہرست مآخذ کتاب "نوادر الاحادیث"

نام کتاب	نام مؤلف
۱. الخصال	بابویه القمی قدس سره
۲. مواعظ عددیه	آیة الله المشکینی رحمة الله
۳. مکارم الاخلاق	رضی الدین ابی نصر الحسن بن الفضل طبرسی
۴. من لا یحضره الفقیه	رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق
۵. بحار الانوار	مجلسی علیه الرحمه
۶. امالی	شیخ صدوق اعلیٰ الله مقامه
۷. زبدة الاحادیث	شیخ عباس ایمانی قمی
۸. سفینة البحار	الحاج آقا شیخ عباس القمی
۹. وسائل الشیعة	شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی
۱۰. منتخب التواریخ	الحاج محمد هاشم خراسانی
۱۱. کمال الدین	شیخ صدوق علیه الرحمة و الرضوان
۱۲. تحف العقول	ابو محمد الحسن بن علی شعبة الحرانی
۱۳. کتاب المنیة	شهید ثانی
۱۴. الکافی	ثقة الاسلام کلینی علیه الرحمة
۱۵. مشکوة الانوار	

١٦. مفاتیح الجنان	الحاج آقا شیخ عباس قمی قدس سرہ
١٧. معالم الزلفی	
١٨. حقوق الو الدین	الحاج آقا جعفر عظیمی قمی
١٩. اوائل المقالات	شیخ صدوق علیہ الرحمہ
٢٠. جامع الاخبار	شیخ صدوق علی بن بابویہ القمی
٢١. ناسخ التواریخ	مرزا محمد تقی سپہر۔ لسان الملک
٢٢. ارشاد القلوب	ابی محمد الحسن بن محمد دیلمی
٢٣. مجوعۃ الاخبار	شیخ محمد حسن جلالی شہرودی
٢٣. تاریخ یعقوبی	احمد بن ابی یعقوب الاخباری
٢٥. تفسیر نورالثقلین	علامہ شیخ محمد علی بن جمعۃ العروسی
٢٦. عدۃ الداعی	احمد بن فہد الحلی
٢٧. میزان الحکمۃ	محمد الری شہری
٢٨. کنز العمال	ابن اثیر
٢٩. اسد العابۃ	
٣٠. عزر الحکم	آیۃ اللہ عبد الواحد بن محمد تمیمی آمدی
٣١. مجموعۃ ورام	ورام ابن ابی فراش
٣٢. منتہی الامال	الحاج آقا شیخ عباس القمی
٣٣. عیون اخبار الرضا	ابی جعفر محمد بن علی

۳۴. معانی الاخبار — شیخ صدوق علیہ الرحمہ

۳۵. علل الشرائع — شیخ صدوق علیہ الرحمہ

۳۶. وقائع الایام — خیابانی

۳۷. مستدرک

۳۸. تفسیر الثقلین

۳۹. المنیۃ فی الشارب واللحیۃ — آیۃ اللہ محمد رضا طبسی النجفی

۴۰. میزان الحکمت — المحمدی الری الشہری

۴۱. نصائح